بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والمنتہ کہ دریں ایام برائے استفادہ

ہر خاص و عام و خصوصاً برائے منکرانِ سنت رسالہ

مُردوں کو زندہ کرتے تھے جو وہ تو زندہ ہیں
زندوں کے قتل کو یہ مسیح الزماں ہوئے

13.282



معیار المسیح

ضیاء الشمس

از افادات

زینت الاولیا زبدۃ الاتقیاء ضیاء الحق والدین مجاہد اعظم

علامہ حافظ حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین قدس سرہ العزیز

آستانہ عالیہ سیال شریف سرگودہا ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۱ء

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام برائے استفادہ ہر خاص وعام وخصوصاً برائے منکران سنت رسالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مردوں کو زندہ کرتے تھے جو وہ تو زندہ ہیں
زندوں کے قتل کو یہ مسیح الزماں ہوئے

معیار المسیح

ضیاء الشمس

از افادات

زینت الاولیاء زبدۃ الاتقیاء ضیاء الحق والدین مجاہد اعظم

علامہ حافظ حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین قدس سرہ العزیز آستانہ عالیہ سیال شریف سرگودہا

۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۱ء

آں کس است اہل بشارت کہ اشارت داند
نکتہ ہاہست بسے محرم اسرار کجاست

شائع کردہ

ابوالحسن سید شاہ منظور ہمدانی

بانی و ناظم اعلیٰ انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ، ایس۔ ٹی ۳۱ بلاک نمبر ۲، کہکشاں کلفٹن کراچی، پاکستان

نام کتاب : معیار المسیح

مؤلف : ضیاء الملت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی

(ثالث غریب نواز)

ناشر : سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی

طبع جدید : فروری ۲۰۰۹ء

صفحات : ۷۰ روپے ہدیہ : ۳۰ روپے صرف

ملنے کے پتے:

- آستانہ عالیہ سیال شریف، سرگودھا، پاکستان۔
- دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی، کراچی۔
- دارالعلوم سلیمانیہ۔ ایس ٹی ۱۳۱، بلاک ۲، کہکشاں کلفٹن، کراچی۔

فون: 021-5371901

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد ،

تیرہویں صدی ہجری کے اختتام پراہل اسلام اوراسلامی دنیا پرایک انتہائی ابتلاء کادور تھا۔اس دور میں دیگرفتنوں کے علاوہ فتنہ قادیانیت نے جنم لیااورامت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی منظم اورسرتوڑ سازش کی گئی۔

یوں تو فرقہ مرزائیت کی سرکوبی کیلئے علمائے اسلام نے بے مثال خدمات انجام دیں جوروز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ان میں بالخصوص سلسلہ چشتیہ عالیہ کے بزرگان دین کا نام سرفہرست ہے۔

آستانہ عالیہ سیال شریف کے نامور خلیفہ اعظم حضرت سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیف چشتیائی لکھ کرقادیان کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کردیااوراھل قادیاں پرایسی ضرب لگائی جس سے ان کے زخموں کارساؤ آج بھی تازہ ہے۔

فخرالاولیاء زینت الاولیاء ضیاء العارفین مجاہداعظم الحاج الحافظ حضرت خواجہ محمد ضیاءالدین سیالوی (حضورثالث غریب نواز) نوراللہ مرقدہ نے جس طرح مرزائیت کا ردفرمایاوہ اپنی مثال آپ ہے۔آپ نے معیارالمسیح لکھ کرقادیانیوں کوشیشے میں ان کی اپنی شکل دیکھائی ہے۔یہ کتاب بزرگانہ انداز تخاطب، مدلل مدعااورقرآن وحدیث کے دلائل سے مزین ہے۔جوآپ کے تفقہ فی الدین اورتبحرعلمی کاواضح ثبوت ہے۔دوسری طرف مرزا قادیانی کی کہانی اس کی اپنی زبانی،کذب بیانی میں لاثانی کا آئینہ ایسادکھایاہے جس سے اس کا صحیح روپ نکھر کرسامنے آجاتا ہے۔زبان وبیان سہل اورانداز تحریرسادہ، پڑھنے والامحسوس نہیں کرسکتا کہ یہ ایک سوسال کی قدیم یادگار ہے یاجدیداردوادب کاشاہکارہے۔

یہ نایاب کتاب ہمیں حضرت علامہ مفتی غلام احمد سیالوی علیہ الرحمہ، سابق مفتی اعظم پاکستان، آستانہ عالیہ سیال شریف کے توسط سے دستیاب ہوئی۔ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے)

اب جدید انداز میں بہتر طریقے سے شائع کرنے کی ہمیں سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ مولا کریم اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل اسے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور گم گشتہ راہ لوگوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہو۔

آمین ثم آمین

بجاه خاتم النبين ، رحمة للعالين و شفيع المذنبين ﷺ

ابوالحسن سید شاہ منظور ہمدانی

بانی و ناظم اعلیٰ انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ

ایس۔ٹی ۱۳۱ بلاک ۲ کہکشاں کلفٹن کراچی۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجاً قیماً لینذر باساً شدیداً من لدنہ و یبشر المؤمنین الذین یعملون الصلحت ان لھم اجراً حسناً ما کثین فیہ ابداً و ینذر الذین قالوا اتخذ اللّٰہ ولداً و نصلی علیٰ رسولہ الذی ارسل اللّٰہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ٥

امابعد،

فقیر محمد ضیاء الدین سیالوی بجواب رسالہ سردار خاں بلوچ ترقیم کرتا ہے۔

اگر چہ وہ رسالہ اس قابل نہیں کہ اس کے جواب میں تضیع اوقات کیا جائے۔ بنا بر قول شخصے

جواب جاہلاں باشد خموشی

اس لئے کہ نہ تو اس رسالہ کی کوئی تردید وقت طلب امر ہے۔ کیونکہ وہ خود بخود اپنے آپ کو رد کر رہا ہے۔ نہ ان کا کوئی امر بحث طلب، نہ مؤلف کا مذہبی ثبوت اس سے ہو سکتا ہے۔ غرض کسی طرح پر اس کو وقعت کی نظر سے دیکھا نہیں جا سکتا، نہ لفظاً نہ معناً مگر چونکہ خان موصوف نے اس کے جواب نہ دینے والے کو جاہل اور جہاد فی سبیل اللہ سے اعراض کرنے والا مقرر کیا ہے۔ لہٰذا مؤلف کے چند مقامات کو جولب لباب اور موضوع [1] رسالہ کا ہیں مشتے نمونہ از خروارے مدنظر رکھ کر کچھ لکھا جاتا ہے۔ بعون تعالیٰ اگر مرزائی اس پر اعراض اور کج بحثی کریں اور تاویل اور تحریف سے کام لیں تو آپ کے فرمان ''من حرامی جتیاں ڈھیر'' (اگر کسی کا تن حرامی ہو تو حجتیں زیادہ ہو جاتی ہیں) کے آپ ہی اس کے مصداق ٹھہریں گے۔ میں تو ایسے الفاظ کو ہر گز استعمال نہ کرتا مگر ''بہ خوروئے عطائے تو بہ لقائے تو'' یہ آپ کا مہذبانہ قول آپ ہی کو واپس کیا جاتا ہے۔

---

[1] اس سے مراد لفظی تردید نہیں صرف مضمون اور مذہب کی تردید کی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہی کافی ہوگی۔ اگر خاں مذکور نے اس پر اکتفا نہ کیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ لفظ بلفظ اور حرف بحرف رد کیا جاوے گا۔

سو پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ حضرت رسول کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبین ہیں۔اوراس پر قرآن مجید شاہد ہے۔مثلا

مَا کَانَ محمدٌ اَبَااَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیماً o،

ترجمہ: ''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ہاں اللہ کے پیغمبر ہیں اورسب نبیوں میں سے آخری نبی ہیں اوراللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔''

اوراسی طرح احادیث متواترہ جیسے '' لا نبی بعدی ولا مرسل وانا خاتم النبین ''ترجمہ: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ کوئی رسول میں آخری نبی ہوں۔'' وغیرہ اوراس پر امت کا اجماع ہے۔اورصدق لانا اجماع امت (پرلازم) ہے۔حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے '' لا تجتمع امتی علی الضلالۃ '' ترجمہ: ''میری امت گمراہی پر متفق نہیں ہوسکتی۔'' وغیرہ اورمرزا صاحب کا بھی یہی قول ہے۔دیکھو خاتم النبین صفحہ اول'' واشھد ان محمدا خاتم النبین لا نبی بعدہ '' ترجمہ: ''اورمیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اب اس پر ایمان لانا پڑے گا۔اورجب حضرت کے خاتم النبین ہونے پر اقرار کیا جائے تو پھر مرزا صاحب کا پیغمبر ہونا لغو ہے۔گو عیسیٰ بن مریم اتریں گے مگر کوئی نئی شریعت اورنئی کتاب کی ان کو ضرورت نہ ہوگی۔اورآخرالزماں پیغمبر[1] کہلانے کے بھی مستحق نہ ہوں گے۔ اوران کے نزول کا بموجب فرمان حضرت اقدس ﷺ اس وقت ہوگا جب ایک دجال شخص جس کی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے اوراس کا حلیہ اوراس کے حالات مفصل بتلائے ہیں آئے گا۔اورجس کی تفصیل درج ذیل احادیث مبارکہ میں ہے۔

---

[1] دیکھو تفسیر کبیر امام فخرالدین رازی اس آیت کی ''وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ'' جو میرے مدعا کی مؤید ہے۔۱۲

۱ . عن عبد اللّٰه (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قال ،قال رسول اللّٰه ﷺ ان اللّٰه تعالیٰ لایخفی علیکم ان اللّٰه لیس باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنیٰ کان عینه عینة طافیة " (متفق علیہ)

ترجمہ: (حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ۔تحقیق اللہ تعالیٰ کانا نہیں اور یقیناً مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔اس کی آنکھ گویا ابھرا ہوا انگور ہے۔)

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ وہ خدائی دعویٰ کرے گا اور اس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی ۔اور حضرت ﷺ کا اس کی آنکھ کو دانہ انگور کے ساتھ تشبیہ دینا ایسی تشبیہ ہے جو بالکل ظاہر ہے۔ اور جس میں تاویل کی حاجت نہیں ۔ ایضاً

۲ . " عن ابی هریرة ، قال رسول اللّٰه ﷺ الا احدث کم حدیثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه انه اعور انه یجیء معه مثل الجنة والنار فالتی یقول انها الجنة هی النار وانی انذرکم کما انذر به نوح قومهٗ " (متفق علیه)

ترجمہ: (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کی خبر نہ بتاؤں؟ جس کی کسی نبی نے اپنی قوم کو خبر نہیں دی ۔یقیناً دجال کانا ہوگا اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی مثل لائے گا ۔اور جسے وہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی ،اور میں تمہیں ایسے ہی ڈراتا ہوں جیسے نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا) (بخاری ومسلم)

اس سے صاف ظاہر ہوگیا ہے کہ ،کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو ایسی صاف خبر نہیں دی ۔لیکن آپ اس میں پھر شک لاکر تاویلات کی ضرورت سمجھتے ہیں ۔کم از کم ہر پیغمبر نے یہ تو کہا ہوگا کہ ،اس کا دین ٹھیک نہ ہوگا ۔مگر حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی خبر کو بطور تفصیل دوسروں پر اس لئے ترجیح دی ہے کہ پھر کسی تاویل کی حاجت نہ رہے ۔ایضاً

۳۔ ”وعن النواس ابن سمعان قال ذکر رسول اللّٰہ ﷺ جال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسه واللّٰہ خلیفتی علی کل مسلم انه شاب قَطَطٌ عینه طافیة کانی اشبهه بعبد العزی ابن قطن فمن ادرکه منکم فلیقرء علیه فواتح سورة الکهف وفی روایة فلیقرء علیه بفواتح سورة الکهف فانها جوارکم من فتنة انه خارج خلة بین الشام والعراق فعاث عینا وعاث شمالاً یا عباداللّٰہ فاثبتوا قلنا یا رسول اللّٰہ وما لبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة و یوم کشهر و یوم کجمعة و سائر ایامه کایامکم قلنا یا رسول اللّٰہ فذالک الیوم الذی کسنة ایکفینا فیه صلوٰة یوم قال لا اقدروا قدره قلنا یا رسول اللّٰہ وما اسراعه فی الارض قال کالغیث استد برته الریح فیاتی علی القوم فیدعوهم فیؤمنون به فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیهم سارحتهم اطول ماکنت ذری واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم یاتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون محلین لیس بایدیهم شیء من اموالهم و یمر بالجزبة فیقول لها اخرجی کنوزک فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلیا شبابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیت الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه یضحک فبینما هو کذالک اذبعث اللّٰہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین محزودتین واضعاکفیه علی اجنحة ملکین اذا طأطاء راسه قطر واذ رفعه تحدر منه مثل جمان کاللولوء فلا یحل لکافر

یـجـد مـن ریح نفسه الامات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتـی یـدر که بباب لد فیقتله ثم یاتی عیسیٰ قوم قد عصمهم اللّٰہ منه فیـمسـح عـن وجـوهـم ویـحـد ثهم بدر جا تهم فی الجنة فبینما هو کـذالک اذا وحـی اللّٰہ عیسیٰ انی قد اخرجت عبادا لا یدان لا حد یـقتـالهـم فحرز عبادی الی الطور ویبعث اللّٰہ یاجوج وماجوج وهـم مـن کـل حـدب یـنسلون فیمر اوائلهم علی بحیرة طبریة فیشربون مـافیهـا ویمر آخرهم فیقول لقد کان بهذه مرة ماء ثم یسیرون حتی یـنتهـو االـی جبل الخمر وهو جبل بیت المقد س فیقولون لقد قتلنا مـن فـی الارض هـلـم فـلـتـقتـل من فی السمآء فیرمون بنشابهم الی الـسـمـآء فیـر د الـلّٰـه عـلیهم نشابهم مخضوبة دماً ویحصر بنی اللّٰہ اصحابه حتی یکون راس الثور لا حدهم خیرا من مائة دینار احدکم الیـوم فیـرغـب نبـی اللّٰہ عیسیٰ و اصحابه فیرسل اللّٰہ علیهم التعف فی رقابهم فیصبحون فرسیٰ کموت نفسی واحد ة ثم یهبط نبی اللّٰہ عیسـیٰ واصـحابه الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبرالا ملاه زهـمهـم و نتـنهـم فیـرغـب نبـی اللّٰہ عیسیٰ واصحابه الی اللّٰہ فیرسل اللّٰہ طیرا کاعناق الخبت فتحملهم فتطرحهم حیث شآء اللّٰہ و فـی روایـت تـطرحهم بالنهبل و یستوقد المسلمون من قسیهم و نشـابهـم و جـعـابهـم سبع سنین ثم یرسل اللّٰہ مطرا لا یکن منه بیت مدرولا وبر فیغسل الارض حتی یترکها کالز لقة یقال للارض انبتی ثـمـرتـک وردی برکتـک فیومئذ تاکل العصابة لرمانة ویستظلون بـقـحفیها و یبارکـ فی الرسل حتی ان القمة من الابل لتکفی الفئام

من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينا هم كذالک اذ بعث الله ريحا طيبة فتأ خذ هم تحت ابا طهم فيقبض روح كل مومن و كل مسلم و يبقى شرار الناس يتهار جون فيها تهارج الحمرفعليهم تقوم الساعة رواه المسلم الا الرواية الثانية وهي قوله تطر حهم بالنهبل الى قوله سبع سنين .(رواه الترمذی)

ترجمہ: ''حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ، رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا تو فرمایا اگر وہ نکلا اور میں تم میں ہوا تو تمہارے بغیر اس کا مقابل میں ہوں گا۔ اور اگر نکلا اور میں تم نہ ہوا تو ہر شخص اپنی ذات کا محافظ ہے۔ اور ہر مسلمان پر اللہ میرا خلیفہ ہے۔ وہ جوان ہے سخت گھونگر یلے بال، اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے، گویا میں اسے عبدالعزی ابن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ تو تم میں سے جو اسے پائے تو اس پر سورہ کہف کی شروع کی آیتیں پڑھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے کہ وہ تمہاری امان ہے اس کے فتنہ سے۔ وہ شام وعراق کے درمیان والے راستے سے نکلے گا۔ تو دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا زمین میں ٹھہرنا کتنا ہے۔ فرمایا چالیس دن۔ ایک دن سال کی طرح ہوگا اور ایک دن مہینہ کی طرح اور ایک دن ہفتہ کی طرح اور بقیہ دن تمہارے عام دنوں کی طرح۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو یہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا نہیں تم اس کے لئے اندازہ لگا لینا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کیسی ہوگی؟ فرمایا جیسے بادل جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم پر آوے گا انہیں بلائے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے تو آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ اگائے گی۔ ان کے جانور آئیں گے جیسے پہلے تھی اس سے زیدہ دراز کوہان والے اور زیادہ بھرے ہوئے تھن والے اور زیادہ لمبی کوکھوں والے۔ پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا انہیں بلائے گا وہ اس کی بات رد کر دیں گے۔ وہ ان کے پاس سے

لوٹ جاوے گا تو یہ لوگ قحط زدہ رہ جاویں گے۔ کہ ان کے ہاتھوں میں ان کے مال میں سے کچھ نہ رہے گا۔ اور ویرانہ پر سے گزرے گا اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال تو اس کے پیچھے یہ خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح چلیں گے۔ پھر ایک جوانی سے بھرے شخص کو بلائے گا اسے تلوار سے مار کر اس کے دو ٹکڑے کر کے تیر کے نشان کے پھینک دے گا۔ پھر اسے بلائے گا تو وہ آ جائے گا اور اس کا چہرہ چمکتا ہو گا۔ وہ ہنستا ہو گا، جب کہ وہ اس طرح ہو گا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا۔ آپ دمشق کے مشرق سفید مینار کے پاس دو زعفرانی کپڑوں کے درمیان اتریں گے۔ اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے جب اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب اٹھائیں گے تو اس سے قطرے ٹپکیں گے موتیوں کی طرح پھر کسی کافر کو ممکن نہ ہو گا کہ آپ کی سانس پائے مگر مر جاوے گا۔ اور آپ کی سانس وہاں تک پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر جاوے گی۔ آپ اسے تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے باب لد میں پائیں گے تو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ کے پاس وہ قوم آوے گی جنہیں اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا تو آپ ان کے چہرے صاف فرمائیں گے اور انہیں ان کے جنتی درجات کی خبر دیں گے۔ وہ اس طرح ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ وحی کرے گا کہ میں نے اپنے بندے نکالے ہیں جن میں لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں تو میرے بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا جو ہر ٹیلے سے دوڑتے آئیں گے تو ان کی اگلی جماعت بحیرۂ طبریہ پر گزرے گی اس کا سارا پانی پی جاوے گی۔ ان کی آخری جماعت گزرے گی تو کہے گی کہ کبھی یہاں پانی تھا۔ حتیٰ کہ جبل خمر تک پہنچے گے۔ یہ بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے تو کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا۔ آؤ آسمان والوں کو قتل کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے تو اللہ ان کے تیر خون سے رنگین لوٹائے گا۔ اور اللہ کے نبی اور ان کے ساتھی محصور رہیں گے۔ حتیٰ کہ ان کے لیے بیل کی سری سو اشرفیوں سے بڑھ کر ہو گی جو تمہارے لئے آج ہے۔ تب اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی متوجہ الی اللہ ہوں گے۔ تب اللہ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا تو وہ سب ایک شخص کی موت کی طرح مردہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں بالشت بھر زمین

ایسی نہ پائیں گے جوان کے لاشوں اور بدبو نے نہ بھر دی ہو۔ تب اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے گا، اونٹ کی گردنوں کی طرح وہ انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں نہبل میں پھینک دیں گے اور مسلمان کی کمانیں ان کے کمانوں ان کے نیزوں اور ترکش سات سال تک جلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے نہ کوئی گھر مٹی کا بچے گا نہ اون کا تو وہ زمین کو دھو دے گی حتی کہ اسے شیشہ کی طرح کر چھوڑے گی۔ زمین سے کہا جائے گا تو اپنے پھل اگا اور اپنی برکت لوٹا دے تو اس دن ایک انار سے ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ لے گی اور دودھ میں برکت دی جائے گی حتی کہ تازہ جنی ہوئی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگی۔ اور نئی جنی ہوئی گائے ایک قبیلہ کو کافی ہوگی۔ اور نئی جنی ہوئی بکری لوگوں کے ایک خاندان کو کافی ہوگی۔ جب کہ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ ایک خوش گوار ہوا بھیجے گا وہ انہیں ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی تو ہر مسلمان مؤمن کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ رہ جائیں گے جو زمین میں گدھوں کی جفتی کی طرح زنا کریں گے۔ ان پر قیامت ہوگی (مسلم) سوا دوسری روایت کے اور وہ یہ قول ہے کہ انہیں نہبل میں پھینک دے گی، سبع سنین تک (ترمذی)

استخراج مسائل

پس حضرت ﷺ نے بہت سے مسائل جو اس حدیث میں بیان کئے ہیں بالکل صاف ہیں۔ مثلاً ایک تو یہ کہ،

۱۔ دجال حضرت ﷺ کے زمانہ میں نہیں آیا۔ آپ کے مفروضہ دجال تو اس زمانہ میں بھی موجود تھے مگر کہیں حضرت نے دجال کے لفظ سے ان کو خطاب نہیں فرمایا تھا۔

۲۔ جس دجال کی حضرت خبر دے رہے ہیں اس کے شر سے امان میں رہنے کا سبب سوۃ کہف کی اول آیتیں قرار دی ہیں۔ اگر ان نصاری کے آگے سب کی سب سورۃ پڑھی جائے تو ان کی سزا جرم سے امان نہیں مل سکتی۔

۳۔ دجال کا مخرج شام اور عراق کے درمیان ہے۔

۴۔ اس کا روئے زمین پر چالیس دن کا قیام ہے۔ پہلا دن سال کا ہوگا اور دوسرا دن مہینہ کا اور تیسرا دن ہفتہ کا ہوگا اور باقی دن ہمارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ اور اس کی کوئی تاویل اس لئے نہیں ہوسکتی کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت سے پوچھا کہ جو دن سال کا ہوگا کیا پانچ نمازیں ہماری کافی ہوں گی؟ فرمایا حضرت نے کہ ہرگز نہیں بلکہ اندازہ کر کے تمام سال کی نمازیں پڑھتے رہنا۔ یہ بات بالکل مسلمہ ہے کہ سب روز حضرت کے فرمان کے مطابق ہوں گے۔ اور یہ نصاری اس صورت میں دجال نہیں بن سکتے۔ کیونکہ یہ حضرت سے بھی پہلے کے ہیں۔

اگر آپ فرمائیں کہ اس زمانہ میں انکا یہ دعویٰ نہ تھا۔ یعنی عیسیٰ ابن اللہ کہنا تو میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ عیسیٰ کے زمانہ میں بھی انکا یہی دعویٰ تھا۔ اور اب تک ان کا یہی دعویٰ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے۔

"واذقال اللّٰہ یا عیسیٰ ابن مریم ءَ انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ (الآیہ پ۷)

دوسرا حضرت کے زمانہ میں بھی انکا یہی اعتقاد تھا۔ " وقالت الیھود عزیر ابن اللّٰہ وقالت النصارٰ المسیح ابن اللّٰہ " (الآیہ پ۱۰)

۵۔ جو شخص دجال پر ایمان لاوے گا اور اس کو خدا جانے گا وہ دنیا میں دوسروں سے متمول ہو جائے گا۔ اور جو اس پر ایمان نہ لائے گا وہ قحط زدہ ہوگا۔ اس طرح کہ اس کے ہاتھ میں کوئی چیز نہ ہوگی۔ اور آجکل دیکھا جاتا ہے کہ جو ان انگریزوں کو اپنا خدا نہیں مانتے وہ بڑے خوشحال، کروڑوں کے مالک اور حکمران ہیں۔ مثلاً امیر کابل شاہ ایران وشہنشاہ روم وغیرہ۔ باہر نہ جایئے یہی اہل ہنود کہ ان کو کچھ بھی نہیں سمجھتے، مگر کروڑوں کے مالک ہیں۔ مگر سب سے بڑھ کر یہ امر قابل یقین ہے کہ کسی کو یہ اپنے دین پر مجبور نہیں کرتے اور یہ کہیں نہیں آیا

کہ دجال عیسیٰ پر حکمرانی کرے گا اور جدھر جائے گا ادھر بلائے گا۔ بلکہ ازالہ حیثیت عرفی میں فرد جرم لگائے گا۔ الغرض قوم کا نام دجال نہیں صرف ایک شخص ہی ہوگا۔ جس طرح حضرت ﷺ فرما چکے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ریل گاڑی کو گدھا قرار دیتے ہیں، گویا دجال اور گدھا لازم وملزوم ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کی ریل ہے وہی دجال ہے۔ ریل تو شاہ روم اور کمپنیوں کی بھی ہے پھر تو دجال ایک قوم بھی نہ رہا بلکہ بہت سے گروہ اور قوموں میں منقسم ہوگیا۔ صاحب! ذرا ہوش میں آیئے، اور خیال فرمایئے کہ یہ نصاریٰ دجال نہیں بن سکتے اور ریل گدھا نہیں بن سکتی۔

علاوہ ازیں حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم مشرق دمشق میں اتریں گے۔ یعنی بیت المقدس میں دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اور ان کے دم سے کافر مر جائیں گے۔ دم ان کا جہاں تک ان کی نظر پڑے گی پہنچے گا۔ مگر آپ کے مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ یعنی محمدی بیگم کو اس کا خاوند پہلو میں بٹھا کر آج تک عیش اڑا رہا ہے اور زندہ ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی بڑے زور سے نکلی تھی کہ یہ تین سال کے اندر مر جائیں گے۔ مگر پیشین گوئی برعکس نکلی اور اسی افسوس میں مرزا صاحب اس سے پہلے ہی مر گئے اور اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ دجال کو ''لُد'' کے پہاڑ میں قتل کریں گے۔ اور لد ایک پہاڑ کا نام ہے، ملک شام میں ہے۔ حالانکہ آپ کا عیسیٰ پہلے ہی مر گیا اور یہ دجال بقول آپ کے ابھی تک موجود ہیں۔ امید ہے کہ آپ کے خلیفۃ المسیح کو بھی مار کر مریں گے۔ نیز اسی حدیث میں ہے کہ یاجوج ماجوج ایک اور قوم ہوگی، جو دجال کے قتل ہونے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی خبر پہنچے گی۔ اور حق تعالیٰ سے امر ہوگا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر امان دے۔ فرمایئے وہ طور آپ کے مسیح کا کونسا ہے؟ اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یاجوج ماجوج آسمان پر تیر پھینکیں گے اور خون آلود ہو کر آئیں گے جس کو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور تاویلاً کہتے ہیں کہ، انگریز لوگ پچکاری سے نطفہ لے کر رحم میں ڈالتے ہیں اور یہی مطلب ہے آسمان پر تیر پھنکنے کا۔ صاحب آپ

کوخوب معلوم ہوگا کہ ہمارے دیسی تاجران سب انگریزوں کے آنے سے پہلے ہی یہ کیا کرتے تھے۔اوراب تک کرر ہے ہیں بلکہ انگریزوں سے بھی کئی درجہ اچھا۔جیسا کہ رنگ وغیرہ نطفہ میں ملا کراسی رنگ کا بچہ پیدا کر لیتے ہیں۔ بلکہ انگریزوں نے بھی یہ عمل ان لوگوں سے سیکھا ہے۔دس بارہ سال قبل اس کے اسی عمل سے انگیریز لوگ منکر تھے۔اس کے ثبوت پر ایک رسالہ انگیریزی میں چھپاہوا میرے پاس موجود ہے۔پس آپ کی تاویل کا الزامی جواب یہ ہے کہ گویا ان دجالوں کے آنے سے پہلے بھی یاجوج ماجوج ہماری اپنی قوم کے ہمارے ملک میں موجود تھے۔اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ نہ یہ دجال ہیں اور نہ یاجوج ماجوج اور نہ غلام احمد قادیانی عیسیٰ بن مریم ہے۔اگر اس کو عیسیٰ تسلیم کیا جائے تو حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خبر نعوذ باللہ سراسر غلط اور لغو اور دھوکا دینے والی تصور کی جائے گی۔اور جو عیسیٰ بن مریم کے نزول میں احادیث مبارکہ آئی ہیں وہ اب تحریر کرتا ہوں۔

" وعن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلاً فيكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و يفيض المال حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة فا قرأ وان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته الاية " (متفق علیہ)

ترجمہ: (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ،فرمایا رسول اللہ نے اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔قریب ہے کہ تم میں ابن مریم حاکم عادل ہوکر اتریں وہ صلیب کو توڑیں گے سوروں کو فنا کردیں گے۔جزیہ [1] کو ختم فرماویں گے۔بہت مال ہوگا یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہوگا۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اگر تمہیں کوئی شک ہے یا تردد تو اس آیت کو

[1] اگر صرف بیان عدم فرضیت جہاد کا فرض منصبی ہے تو عدم فرضیت کے بیان کنندہ کو واضع الجہاد نہیں کہا جاتا ہے۔لہٰذا فرضیت کے بیان کنندہ کو مجاہد نہیں کہا جاسکتا۔الغرض قادیانی صاحب کو یضع الجزیہ کا مصداق خیال کرنا سراسر غلطی ہے۔جزیہ کا موقوف کرنا اس سے متصور ہوسکتا ہے جس کی قدرت میں جزیہ لینا ممکن ہو۔وہ تو خود رعایا میں تھا۔رعایا بادشاہ سے جزیہ نہیں لے سکتی۔

پڑھو کہ کوئی اھل کتاب میں ایسا نہیں جو عیسیٰ پر ان کے فوت ہونے سے پہلے ایمان نہ لائے۔ اور اس حدیث میں حضرت نے عیسیٰ بن مریم درست کہا ہے نہ کہ ان کا مثیل۔ اترنے کے معنی بلندی سے اترنا نہ زمین میں سے پیدا ہونا۔ ان کی تعریف میں یہ بھی فرمایا کہ وہ حاکم عادل ہوگا۔

آپ فرمایئے کہ مرزا جی نے کونسا حکم اور کونسا عدل کیا ہے۔ وہ تو ساری عمر انگریزوں کے محکوم رہے۔ اب ان کے عدل کا حال سنیئے۔ ہم وہ خطوط نقل کرتے ہیں جو انہوں نے لکھ کر اپنے رشتہ داروں کے پاس بھیجے تھے۔ ان کے دیکھنے سے مرزا صاحب کا عدل پورا روشن ہوجائے گا۔ (مرزا جی کا)

پہلا خط

مشفقی مرزا علی بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ، مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا۔ اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک چال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گزرے گا۔ مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا [1] چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بناتے ہیں اور دین کی پروانہیں رکھتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارہ میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے۔ اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں بلکہ میرے کیا میرے دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں

---

[1] ادھر تو بے دینوں سے تعلق چھوڑنے کو فرما رہے ہیں اور اُدھر انہی بے دینوں سے ناطہ کے جوڑ توڑ کی فکر میں ہیں۔ آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو ۱۲

نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار کیا جاوے۔ ذلیل کیا جاوے، روسیاہ کیا جاوے۔ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچالینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر میں [۱] اس کا ہوں گا تو ضرور مجھے بچالے گا۔ اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑہ چمیار تھا جو مجھ کولڑکی دینا عار یا ننگ جانتے تھے۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے۔ اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے یک بیک ہو گئے۔ یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے، مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کیلئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو وہ میری وارث ہووے۔ میرے خون کے پیاسے وہی میری عزت کے پیاسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ خوار ہو۔ اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بینا ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے مگر اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا تعالیٰ سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے خوشی میں آکر کہا کہ ہمارا ایک رشتہ ہے صرف عزت بی بی کے نام کے لئے جو فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دیوے ہم راضی ہیں، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے جو چاہے کرے ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا کہیں مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بی بی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ، اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے۔ میرا بیٹا فضل

---

[۱] اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کا من جانب اللہ ہونا اور نہ ہونا اور صدق کذب ان کا نکاح پر منحصر ہے۔ ۱۲

احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دیگا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کردوں گا۔ اگر میرے لیئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے اور یہ ارادہ بند کرادو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جو، اب میرے قبضے میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کروں گا۔ اور میرا مال انکا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے طور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کردیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیویں۔ ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے اور اب ہمیشہ کیلئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو ایسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب ناطے رشتے ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہے۔ واللہ اعلم

الراقم، خاکسار غلام احمد، از لودھیانہ اقبال گنج، ۴ مئی ۱۸۹۱ء

دوسرا خط

والدہ محترمہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں اس نکاح کے سارے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو اس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور الدین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے۔ اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرعی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا جائے گا جس کا یہ

مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کا غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جاوے، عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔ سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ [1] مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا۔ اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی۔ مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی بات کچی نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہے گا۔

راقم، مرزا غلام احمد، از لودھیانہ اقبال گنج ۴ رمئی ۱۸۹۱ء

تیسرا خط

جو عزت بی بی کا اپنی والدہ کی طرف ہے وہ بھی اس مضمون کا ہے کہ اگر نکاح مرزا صاحب کے ساتھ نہ کرے تو مجھ کو یہاں سے لے جائیں۔ اور اس خط پر مرزا صاحب کا ایک ریمارک ہے کہ جیسا عزت بی بی نے لکھا ہے ویسا ہی ہوگا۔ اگر نکاح نہیں رک سکتا تو پھر بلا توقف عزت بی بی کو لے جاؤ۔

چوتھا خط (جس میں ہمارے مدعا کا ثبوت ہے وہ یہ ہے)

مشفقی مکرمی، اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند ان مکرم کی خبر سنی تھی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ لیکن بوجہ

---

[1] صاحب بمصداق ہندی ضرب المثل "یہ عدل اندھا راجہ اور بے داغ نگری کا نہیں تو اور کیا ہے"

اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا۔ اور خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اس لئے عزاپرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزنداں حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کے لئے سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا کرے اور عزیزی مرزا احمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی بات اس کے آگے ان ہونی نہیں آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بالکل صاف ہے۔ اور خدائے قادر مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا کہ میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو ہمیں خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس بات میں سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی۔ اور آخر اسی جگہ ہوگا کیوں کہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے۔ اس لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ اور میں اب بھی عاجزی اور ادب سے ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین اور آسمان کی کنجی ہے۔ تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیشین گوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے۔ اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشین گوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے۔ اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ

بھاری ہو۔لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔ میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیشین گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے۔اور یہ عاجز جیسے " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " پر ایمان لایا ہے۔ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا۔خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کیدل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرمائے۔اگر میرے اس خط میں کوئی ناملائم لفظ ہو تو معاف فرمادیں۔ والسلام،

خاکسار احقر العباد اللہ غلام احمد عفی عنہ، از کلمہ فضل الرحمانی، بروز جمعہ، ۱۷؍ جولائی ۱۸۹۲ء

پس خانصاحب! آپ کو بخوبی عدل مرزا کا ان خطوط سے معلوم ہو گیا ہو گا۔پس میں بھی کچھ جتا دیتا ہوں۔اگرچہ ہندی کے چندے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔مگر مکتوب علیہ میرا چنداں لئیق نہیں۔سنیئے صاحب! اگر کچھ قصور تھا تو مرزا احمد بیگ کا تھا اس کی بہن کا کچھ بھی قصور نہ تھا۔اچھا بالفرض مانا کہ اس نے بھائی کو نہ سمجھایا اس کی بیٹی کا کیا قصور کہ وہ بے چاری مطلقہ ہو کر اپنے حصہ زوج سے شرعاً محروم کی جائے اور فضل احمد بے چارے پر یہ سزا کہ اس بے گناہ کو اگر طلاق نہ دے تو اس کو عاق کیا جائے۔اور ایک دانہ اور ایک پیسہ بھی مرزا صاحب کی وراثت اس کو نہ ملے [1] ایسا شہوت پرست نہ کہیں دیکھا نہ سنا۔خصوصاً نبی آخر الزمان کہلانے والا بایں صفت موصوف نہیں ہو سکتا۔(نعوذ باللہ من ذالک)۔اور دیکھئے صاحب! رشتہ ناطہ توڑنے والے کو قرآن شریف اور احادیث مبارکہ میں کن لفظوں سے پکارا گیا ہے۔اور کن گروہ میں شامل کیا گیا ہے اور کیا سزا اس پر ہے۔

---

[1] یہی تو دجال کی نشانیوں میں لکھا جا چکا ہے کہ جو اس کی نہ مانے گا تو اس کے ہاتھ میں ایک فلوس تک نہ رہے گا۔

" فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللّٰہ فاصمھم واعمیٰ ابصارھم افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ماتبین لھم الھدیٰ الشیطان سو لھم و املیٰ لھم " (پ۲۶)

ترجمہ: تو کیا تمہارے یہی لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے قریبی رشتوں کو کاٹ دو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی پھر انہیں بہرا اوران کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا وہ لوگ قرآن (کریم) میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل (تالے لگے ہوئے) ہیں۔ بے شک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت کھل چکی تھی۔ شیطان نے انہیں فریب دیا اور انہیں دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی۔

اس آیت سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے بڑی لعنت کی ہے ایسے کام کرنے والوں کو اور مفسد قرار دیا ہے۔ یہ آیت جو نقل کی گئی ہے، پارہ (۲۶) سورۃ محمد کے تیسرے (۳) رکوع میں ہے۔ دوسری ایک اور آیت۔

" ان اللّٰہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ و ینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون "

ترجمہ: بے شک اللہ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے اور رشتہ داروں کو (مالی امداد) دینے کا (بھی) اور بے حیائی بُری باتوں اور سرکشی سے منع فرماتا ہے۔ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم یاد رکھو۔

یہ خدا کا فرمان صاف صاف ہے کہ عدل اور احسان کرو اور صلہ رحمی کرو، اور برے کاموں سے بچو۔ جب قطع رحمی کی بناء ایک شہوت پرستی پر مبنی ہو تو کیسی فضیحت ہے۔ اگر آپ فرمادیں کہ مرزا صاحب کی درخواست شہوت رانی کیلئے نہیں تھی۔ وہ خدا کا حکم تھا اور خدا نے انکا نکاح آسمان پر کیا تھا۔ اس لئے مرزا صاحب تبلیغ احکام الٰہی کرتے تھے تو اس حکم خدا کے پورے نہ ہونے سے سب باتیں درہم برہم ہو گئیں۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کو الہام ربانی

84778

نہیں ہوا بلکہ شیطانی ہوا۔اور الہام شیطانی کے بارہ میں خدا نے خود قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

چنانچہ آیت " **هل انبئكم على من تنزل الشياطين تنزل على كل ا فاک اثيم يلقون السمع و اكثر هم كاذبون**"

ترجمہ: کیا میں تمہیں بتادوں کہ کس پر شیطان اترتے ہیں۔وہ ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر اترتے ہیں۔شیطان اپنی سنی ہوئی ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو الہام مرزا صاحب کو ہوا تھا جھوٹا نکلا۔ایسی اور بہت سی آیات ہیں کہ صلہ رحمی کو محمود اور قطع رحمی کو مردود قرار دیتی ہیں۔اب چند حدیثیں بھی لکھتا ہوں۔

" **و عن ابی هريرة** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **بكرة قال قال رسول الله ﷺ ما من ذنب اخرىٰ ان يجعل الله لصاحبه العقوبة فی الدنيا مع بايد حر له فی الا خرة من البغی و قطعت الرحم** "

(رواہ ترمذی وابوداؤد)

" **و عن عبد الله بن ابی اوفیٰ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تنزل ا لرحمة على قوم فيهم قاطع رحم** "

(رواه البيهقی فی شعب الايمان)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس قوم میں رشتوں ناطوں کو کاٹنے والا ہو ان پر رحمت نازل نہیں ہوتی۔

ایسی اور بہت سی احادیث ہیں جن کے معنی یہی ہیں۔اور آپ کو اس تحریر سے عدل مرزا کا بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا۔ایسا عدل جو قرآن اور حدیث کے مخالف ہو اس کو ظلم کہا جاتا ہے، نہ عدل پھر اسی حدیث ابو ہریرہ میں جو نزول عیسیٰ میں لکھی گئی ہے۔اس میں یہ بھی ہے کہ عیسیٰ بن مریم صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے۔یعنی سوائے ایمان کے اور کوئی وجہ سبب امان کا نہ

ہوگا۔ پس فرمایئے کہ آپ کے مرزا نے کتنے عیسائی مسلمان کئے اور کتنے غیر مذہب والوں کو اسلام پر لائے۔

دوسری حدیث نزول عیسیٰ میں یہ ہے۔

"عن عبد اللّٰہ بن عمر قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ینزل عیسیٰ بن مریم الی ارض فیتزوج یولد لہ و یمکث خمس واربعون سنۃ ثم یموت فیدفن ینبغی قبری فاقوم انا عیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر" (رواہ ابن جوزی فی کتاب الوفا)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم زمین کیطرف اتریں گے تو نکاح کریں گے ان کی اولاد پیدا کی جائے گی۔ وہ زمین پر پینتالیس سال تک رہیں گے۔ پھر فوت ہونگے میرے مقبرے میں دفن ہوں گے، تو میں اٹھوں گا عیسیٰ (علیہ السلام) بن مریم ایک مقبرے میں، ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) درمیان۔

پس اس حدیث کی رو سے بھی سندھی بیگ عیسیٰ بن مریم نہیں بن سکتا۔ حضرت ﷺ نے اس حدیث میں عیسیٰ بن مریم کہا ہے جو آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ اور پینتالیس برس زمین پر رہیں گے۔ اگر ان مرزا صاحب کا جب سے یہ پیدا ہوئے ہیں زمانہ نزول تصور کیا جائے تو اسی ۸۰، ۹۰ کے مابین ہوگا۔ اور ان کے دعویٰ سے میعاد مقرر کیا جائے تو پینتالیس ۴۵ سے بہت کم یہ دونوں صورتیں مخالف پڑیں۔ اور آنحضرت ﷺ نے اسی حدیث میں فرمایا ہے کہ جب وہ اتریں گے تو نکاح کریں گے۔ فرمایئے کہ آپ کے عیسیٰ نے بعد دعویٰ نبوت کتنے نکاح کئے اور کتنی اولاد ہوئی۔ حالانکہ نبوت کے ثبوت پر آسمانی منکوحہ کے نکاح کرنے پر آمادہ ہوئے۔ مگر کامیاب نہ ہوئے اور اسی حدیث میں ہے کہ وہ انتقال کے بعد میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے اور اس رفع شک کے لئے فرمایا کہ ہم اٹھیں گے بھی ایک مقبرہ سے مزید فرمایا ابوبکر اور عمر کے درمیان سے حالانکہ مرزا صاحب قادیاں میں مدفون ہیں۔ اگر ان سب احادیث اور آیات کے تاویلا کچھ اور

معنی لئے جائیں جو اصل کے مخالف ہوں تو خلاف جمیع امت مرحومہ کا آتا ہے۔ کیونکہ نہ کسی اصحاب نے یہ معنی تاویلی ملحوظ رکھے ہیں اور نہ اجماع [1] امت کا اس پر ہے آج حضرت ﷺ کے بعد تیرہ سو (۱۳۰۰) سال گزر چکے ہیں کسی مجتہد الوقت اور مجدد اور اولیاء امت نبوی نے نہیں لکھا کہ عیسیٰ ابن مریم نہ آویں گے۔ بلکہ ان کا مثیل مرزا قادیانی ہوگا۔ اگر آپ کے تاویلی معنی ملحوظ رکھے جائیں تو پھر حضرت کا کلام جو موصوف بفصل الخطاب تھے ایک امر مبہم و پہیلی ٹھہرا۔ اور اپنی امت کو تفرقہ میں ڈالا۔ نعوذ باللہ من ذالک)۔ کیا آپ خواب کی تعبیر دے رہے تھے یا امت کو ایک بڑے حادثہ سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ حالانکہ حضرت ﷺ کو حق تعالیٰ سے " **علی المؤمنین رؤف الــرحیم** " کا خطاب ملا ہے۔ اور یہ دونوں خداوند تعالیٰ کے اپنے توصیفی نام ہیں۔ ایسے انسان کامل سے ہرگز لعنت کی امید نہیں ہوسکتی۔ خصوصاً " **ومـا یـنـطـق عن الهوىٰ ان هوا لا وحی یــوحــیٰ** " کا بھی مصداق ہو۔ یہ پیشین گوئیاں غلط نکلنا آپ کے عیسیٰ جعلی کا حصہ ہے۔ ہم اپنے حضرت سید المرسلین و خاتم النبین ﷺ کو ایسے الزاموں سے بالکل بری جانتے ہیں۔ اور تاویلوں کے درپے نہیں ہوتے۔ مگر وہ کہ جن کو خدا اور رسول پر پورا ایمان نہ ہو۔ جیسا کہ:

" فاما الّذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ماتشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا اللّٰه "

ترجمہ: وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس (قرآن مجید) میں سے متشابہات (والی آیات) کے پیچھے پڑتے ہیں۔ فتنہ برپا کرنے کی خواہش میں اور اس کی اصل مراد کا پتہ لگانے کی غرض سے اس کے اصل مراد تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔

اور یہ ان کی تردید میں ہے جو متشابہات کی تاویلوں میں لگے رہتے ہیں۔ اور جو آیات محکمات ہیں

---

[1] مرزا صاحب اس آیت کی رو سے جہنمی قرار دیئے جاتے ہیں۔ "**و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المؤ منین نوله ماتولی و نصله جهنم و ساء ت مصیراً** " ۱۲ (پ ۵)

ترجمہ: اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوئے واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کے مخالف راہ مسلمانوں کے متوجہ کرینگے ہم اس کو جدھر متوجہ ہوا ہے اور داخل کرینگے ہم اس کو دوزخ میں بری جگہ پھر جانے کی۔ ۱۲

ان کی تاویل تو بطریق اولیٰ ممنوع اور ناجائز ٹھہری۔ پس صاحب اپنی من بھاتی تاویلوں سے توبہ کریں اور قرآن وحدیث کو پہیلی اور چیستان نہ قرار دیں۔ خصوصاً ان آیات کو جن پر ایمان کی بنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

" ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر "

"اور یقیناً ہم نے قرآن کریم کو نصیحت کرنے کیلئے آسان کردیا۔ تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا"

یہ آیت چار دفعہ حق تعالیٰ نے سورۃ قمر میں فرمائی ہے۔ مناسب ہے کہ آپ اس سے نصیحت پکڑیں اور کاذب مسیح سے پرہیز کریں۔ کہ ان کی طرح اور بھی پہلے نبوت کا دعوی کر چکے ہیں۔ اور کئی بعد میں کرتے رہیں گے۔ چنانچہ حضرت سرور عالم ﷺ نے پہلے ہی خبر فرما دی ہے۔ مثلاً ابن صیاد اور مسیلمہ کذاب وغیرہ وغیرہ۔

"عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ لا تقوم الساعۃ حتی یبعث کذابون دجالون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللّٰہ "

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے مکار آئیں گے۔ ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

"عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ لا تقوم الساعۃ حتی تلحق القبائل من امتی بالمشرکین وحتی یعبدوا لاوثان و انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبین لا نبی بعدی "

(ترمذی شریف، ھذا حدیث صحیح)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت کے قبائل مشرکین کے ساتھ مل جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ بتوں کی پوجا کریں گے اور بلاشبہ عنقریب میری امت میں سے تیس جھوٹے ہونگے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اب میں اپنے دلائل ختم کرنا چاہتا ہوں اور آپ کے من گھڑت سوال جو ہماری طرف منسوب کئے ہیں۔اوران کے جواب جو آپ نے دیئے ہیں تردید کرتا ہوں۔شاید ضمناً کچھ دلائل بھی ہوں گے۔اولاً گذارش ہے کہ جو تفسیر ''سورۃ الشمس'' میں آپ نے درفشانی کی ہے اس کی رسم خطی اور عبارت دیکھ کر اطفالِ مکتب بھی کھلی مچاتے ہیں۔آپ کی قابلیت کاف ''شک'' سے معلوم ہوئی (جو آپ شق بہ ''ق'' لکھتے ہو، خیر ان باتوں سے کیا کام مطلب یہ ہے کہ) جو آپ نے کلام ربانی کے ظاہری معانی چھوڑ کر کل الفاظ کی تاویلات ضعیفہ کر کے اپنے مطلب کو ثابت کیا ہے۔یہ اقوال صحابہ کرام وتفاسیر مفسرین متقدمین کے برخلاف ہے۔حالانکہ بہ مصداق حدیث " **خیر القرون قرنی ثم الذین یلو نهم ثم فشم**" ترجمہ: ''آپ ﷺ نے فرمایا تمام زمانوں سے میرا زمانہ اچھا ہے۔پھر اس کے بعد جو ان کو دیکھنے والے ہیں۔یعنی تابعین پھر تبع تابعین۔''

یعنی جو لوگ حضرت ﷺ کے زمانہ کے قریب ہیں وہ بعد میں آنے والوں سے دین کے مسائل میں اچھے پہنچنے والے ہیں۔دیکھئے تفسیر عباسی جو تفسیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو ثقہ صحابہ سے ہیں اور تفسیر القرآن بخاری شریف وباقی تفاسیر جو تیرہ سو (۱۳۰۰) کی بنائی ہوئی ہیں۔کیا صحابہ میں سے کسی نے یہ تاویلیں کی ہیں یا آپ ہی کی من بھاتی باتیں ہیں۔

" عن ابن عباس ﷺ قال رسول اللّٰہ ﷺ من قال فی القرآن برایة فلیتبوء مقعده فی النار وفی روایة من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوء مقعده فی النار " (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن (مجید) میں اپنی رائے سے کچھ کہے اسے چاہیئے کہ وہ آگ میں اپنی جگہ بنالے۔دوسری روایت میں ہے کہ جو قرآن (مجید) میں بغیر علم کے کوئی بات کہے وہ آگ میں اپنی جگہ بنالے۔

اور ابن عمر ﷺ سے مروی ہے،

" اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار"

ترجمہ: بڑی جماعت کی پیروی کرو جو شخص بڑی جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں گیا۔

پس جو شخص سواد اعظم کی اتباع چھوڑ کر علم کے سوا اپنی رائے سے قرآن کے الفاظ میں تاویلیں کرے وہ ایسی حدیثوں کا مصداق ہوگا۔ اگر بر خلاف اجماع امت مرحومہ کے جو آپ نے قمر سے مراد لی ہے وہ مانی بھی جائے تو بھی کیا وجہ ہے کہ اس سے خاص مرزا صاحب ہی مراد لئے جائیں۔ اور عموماً خلفاء راشدین اور اولیاء المکرّمین کیوں نہ لئے جائیں۔ اور یہ جو آپ نے بیان کیا ہے کہ قمر شمس کے تابع ہوتا ہے اور شمس سے نور حاصل کر کے اوروں کو مستفید کرتا ہے۔ کیا یہ وصف ان خلفاء عظام و اولیاء کرام میں جن کے الہامات و کرامات اظہر من الشمس ہیں موجود نہ تھے۔ خیال کیجئے کہ گروہ کے گروہ مشرکین و یہود و نصاریٰ ان کے ہاتھ سے اسلام لائے ہیں اور ظاہری باطنی فیوض سے فیضیاب ہوئے ہیں۔ آپ بتلائیں کہ مرزا قادیانی کی دعوت سے کتنے مشرک یا نصاری و یہود اسلام لائے اور دینی فیض پایا۔ پھر بڑا تعجب ہے کہ ایک چودہویں صدی کا آدمی قمر بنا؟ حضرت قمر تو ہمیشہ شمس کے تابع ہوتا ہے نہ کہ تیرہ سو سال (۱۳۰۰) کے بعد۔ قمر تو قیامت تک شمس کا تابع رہے گا۔ آپ کا بنایا ہوا قمر تو خاک میں مل گیا ہے۔ ایسی کچی تاویلوں سے کام ہرگز نہیں نکلتا یہ تو صرف خبط اور پاگل پن ہے۔ آپ کی یہ تفسیر سراپا مخالف اجماع جم غفیر ہے۔ اس عقیدہ سے آپ کو باز آنا لازم ہے۔" واللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم، اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم " (آمین ثم آمین)

آپ کے سوالات و جوابات جن کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔ "مخالفان جماعت احمدیہ کا تسلی قلب کا قلع قمع" قلع قمع کے معنی تو آپ کو نہیں آتے ہوں گے مگر طوطی وار کہہ دیا ہے۔

قولہ سوال: "یہ صاحب کہا کرتے ہیں کہ کہاں عیسیٰ مسیح یا امام آخر الزمان آئے، ابھی کوئی نہیں آئے ہم کو کوئی ابھی گمان بھی نہیں"

الجواب:

"تو آپ سوال بھی متفرق طور پر کرتے ہو۔ اگر خواندہ ہو یا ناخواندہ مگر خواندہ ناخواندہ سے سیکھ کر کہتا ہے۔ یہ سوال ہمارے ملک میں تسلی بخش ہو رہا ہے۔ ہمیں اس کا جواب دینا فرض

ہوا۔لیکن بھائی تم اپنے دل میں سوچ لو کہ یہ سوال کیسا گندہ اور کچا اور بودہ ہے۔کیونکہ کوئی دلائل قرآن اور حدیث سے نہیں صرف تمہارا زبانی جمع خرچ ہے۔الخ ،تا صفحہ ۲۴"

صاحبا چونکہ سوال کی عبارت آرائی آپ جیسے منشی کریں تو پھر گندہ و بودہ کیوں نہ ہو۔

سبحان اللہ! الجواب کے بعد پھر بھی سوال ہی کی تقریر شروع ہو رہی ہے۔صاحبا سائل کا منشا تو یہ تھا کہ جس شخص کو تم عیسیٰ موعود و مہدی معہود بناتے ہو اس میں تو ہمارے گمان میں عیسائیت و مہدویت کے حسب فرمان مخبر صادق کے ایک نشانی بھی نہیں پائی جاتی۔مثل مشہور ہے کہ،" کاٹھ کا بلا تو میاؤں کون کرے" پھر آپ نے جواب کا خلاصہ یہ لکھا ہے۔"بھائی صاحبان تم نے قادیاں شریف جا کر مرزا صاحب کی باتیں نہیں سنیں اور ان کی کتابوں کی تحقیقات نہیں کی۔کیونکہ یہ نبی آخر الزمان ہے۔اس پر گنتی رسولوں کی ختم ہوگئی۔جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔" واذا الرسل اقتت" (اور جب رسولوں کی گنتی پوری ہو جاوے گی) پس ابتدا اور انتہا خدا تعالیٰ کے کاموں کا ہم مثل ہوتا ہے اور اس کے کام اس طرح سے سرانجام ہوتے ہیں اور دوسرا تم نے سجدہ شکر یہ ادا نہیں کیا۔دونوں کام جو کئی برعکس کئے اور یہ کام شیطان کے تھے جو تم نے کر لئے۔" دیکھو یہ کلام کیسا لغو بکواس ہے۔اور نص اور حدیث کے مخالف ہے۔صاحبا تم تو ماہر قرآن ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اب آیت " ولٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین " وحدیث " لا نبی بعدی "کو پس پشت ڈال کر" کمثل الحمار یحمل اسفارا" بن گئے۔اسی کو کہتے "من حرامی حجتاں ڈھیر" آپ نے ہمارے ذمہ دو شیطانی کام لگائے ہیں۔ایک قادیاں نہ جانا۔دوسرا سجدہ شکر یہ بجانہ لانا۔صاحب اس دعوے کی آپ کے پاس کون سی آیت یا حدیث دلیل ہے یا صرف من گھڑت بات ہے۔آپ کا عقیدہ جو مخالف آیت یا حدیث مرقومہ ہے آپ کو خود شیطان بنا رہا ہے۔مثل ہے کہ جو جان بوجھ کر اندھا ہو اس کا علاج کیا۔آپ کو اس گندہ عقیدہ سے باز آنا لازم ہے ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔

"من یھدی اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ "

ترجمہ: جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

قولہ سوال:

۱۔ مسیح اور مہدی کا ابھی کوئی نشان نہیں آیا۔

۲۔ اگر آوے گا تو اور رنگ ہو جاوے گا۔

۳۔ وہ بادشاہی دنیا کی ہمراہ لائے گا۔ ملک فتح کرے گا۔ کفار کو تہہ تیغ کر کے اسلام پر لے آئے گا۔

۴۔ اور دجال آئے گا تو ایک گدھے پر چڑھ کر آئے گا اور کہے گا کہ، ہم خدا ہیں، ہماری خدائی کو مانو بہت خلقت اس کے ساتھ ہو جاوے گی۔ جو اسے نہ مانے گا تو بارش بند کر دے گا اور گدھا اس کا ستر باع کا ہوگا۔ اور سو کوس پر لید کرے گا۔ اس کے آگے دخان کا پہاڑ چلے گا وغیرہ وغیرہ۔

۵۔ اور یاجوج ماجوج آئیں گے تو پانی سب دریاؤں کا پی جائیں گے۔ کچھ نہ چھوڑیں گے۔ بلند مکان پر کھڑے ہو کر تیرا آسمان پر چلائیں گے۔ اور وہ خون آلودہ آئیں گے وغیرہ وغیرہ۔ جس طرح ہماری کتابوں میں لکھا ہے، اگر اس طرح نہ آویں تو ہم نہیں مانیں گے۔

بھائی صاحب میں تم کو ایک جواب مختصر دوں گا۔ الخ تا صفحہ ۳۵۔

اس سوال میں آپ نے بعض فقرے ایسے درج کیے ہیں، جن کی کوئی اصل نہیں اور صرف جہلاء کو دھوکہ دینے کو یوں ہی لکھ مارے ہیں۔ وہ یہ کہ سو کوس پر لید کرے گا۔ اس کے آگے دخان کا پہاڑ چلے گا۔ یہ مرزائی جماعت کے گھر کی بنائی ہوئیں باتیں ہیں تا کہ ریل کو گدھا بنانے میں کام آئیں۔

دخان تو قرب قیامت ایک علیحدہ علامت ہے۔ جیسا کہ، دابۃ الارض قال اللہ تعالیٰ

"فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس هذا عذاب علیم○"

وہ ایک ایسا دھواں ہوگا جو مشرق و مغرب تک زمین کو آسمان تک پھر لے گا۔ اور چالیس دن رہے گا

اور خلقت کو بہت تنگ کرے گا۔ جیسا کہ لفظ ''عذاب الیم'' اس پر دلالت کر رہا ہے۔ اس کی پوری تفصیل تفسیروں اور حدیثوں میں ہے۔ آپ کا اس کو ریل کا دھواں بنانا کیسا خلاف آیت اور حدیث ہے آیت اس کے ''عذاب الیم'' ہونے کی گواہی دے رہی ہے۔ اور حدیث سب زمین و آسمان پر کر لینے اور چالیس دن رہنے کی کیا آپ کے مقرر شدہ دھواں میں بھی یہ وصف ہیں؟ ہرگز نہیں آیت و حدیث کے منکر کا حکم آپ بخوبی جانتے ہیں۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ گدھا اس کا ستر ۷۰ باع کا قد آور ہوگا یہ بھی برخلاف حدیث ہے۔

''عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال یخرج الدجال علی حمار اقمر بین اذنیه سبعون باعا'' (رواہ بیهقی فی مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال خوب سفید گدھے پر (سوار ہوکر) نکلے گا اس کے (گدھے کے) دونوں کانوں کے درمیان ۷۰ باع کا فاصلہ ہوگا۔

اس حدیث سے یہ بھی صاف معلوم ہوا کہ دجال کے گدھے کا سفید رنگ ہوگا۔ کیونکہ اقمر سخت سفید رنگ کو کہتے ہیں۔ پس یہ حدیث بھی ریل کے گدھا بنانے کی مانع ہوئی کہ وہ سیاہ[1] رنگ ہوتی ہے۔ مگر اندھوں کے آگے سیاہ سفید برابر ہے۔ پھر اس سوال کا جواب جو لکھا ہے وہ بعینہٖ مصداق ''سوال گندم جواب چنا کا ہے'' وہ بھی ریت میں ڈالا ہوا۔ آپ کی درہم برہم عبارت کے سوال کا پہلا فقرہ یہ ہے، ''مسیح اور مہدی کا ابھی کوئی نشان نہیں آیا'' جواب یہ نکلا کہ قوم نصاریٰ جو دجالی ہیں، یہی مسیح اور مہدی کے آنے کے نشان ہیں۔ اور ان کے دجال ہونے کی یہ دلیل گزری کہ زمین آسمان وغیرہ سب ان کے تابع ہیں۔ جیسے آپ کی عبارت ''پانی، آگ، پہاڑ، دریا، برق، آسمان، زمین، باد، اشجار، پنچھی، حیوان، جن، انسان اور نباتات وغیرہ زیر حکم ہیں۔''

سو گزارش ہے کہ پانی وغیرہ سب کا تابع ہونا دجال کے کسی آیت و حدیث سے ثابت

---

[1] شاید آپ کہیں کہ ریل میں فسٹ کلاس کی گاڑی سفید ہوتی ہے۔ مگر اس میں دو نقص لازم آتے ہیں۔ ایک تو گدھے ہزار ہا ٹھہرے دوسرے مرزا صاحب سواری فسٹ کلاس کے کرنے سے خود دجال بن گئے۔

نہیں۔ البتہ زمین و آسمان کی تابعداری بعض باتوں میں ثابت ہے۔ اگر بالفرض مانا بھی جائے تو پھر نصاری میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ پانی یا آگ یا پہاڑ کو نصاری اپنی طرف بلائیں تو چلے آئیں۔ مینہ برسانا یا انگوری جمانا ان کے اختیار میں ہے؟ ہرگز نہیں، اگر یہ ان کے زیر حکم ہوتی تو جا بجا نہریں بڑی تکلیف اٹھا کر لیجانے کی کیا ضرورت تھی۔ کبھی ایسی سخت بارش آتی ہے کہ ان کی سڑکیں و نہریں بالکل خراب کر دیتی ہے۔ آپ کی ایسی بودی باتوں کو تو طفلان مکتب بھی تسلیم نہیں کر سکتے۔

خدارا از راہ انصاف ذرا ان حدیثوں کی طرف تو غور کیجئے جو رسالہ کے اول دجال کے بارہ میں نقل کی گئی ہیں۔ کیا ان سے دجال ایک شخص واحد ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ "هو رجل" نہ کہ "هو قوم" اگر آپ کو حدیث کی سمجھ نہیں آتی تو یہاں آ کر سمجھ جائیں۔ کہ دین کے لئے شرم اچھی نہیں۔ پھر تعجب یہ ہے کہ آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۳۲ کی سطر ۶، پر ان کو دجال بنا کر پھر اسی صفحہ کی سطر ۱۱، پر نصاری کو یاجوج ماجوج بناتے ہیں، لکھتے ہو "لیکن یاجوج ماجوج کی قوم تو یہی ہے اچھا دجال کہاں گیا؟ دجال تو معلوم ہے پادری صاحبان اور آریہ ہیں۔ اور کل اقوام ان کی قوم کے بہر تھی ہے"

سچ ہے کہ جھوٹے گواہ کی زبان سے کبھی کچھ نکلتا ہے کبھی کچھ۔ آپ کا یہ صرف زبانی دعویٰ ہے یا کوئی آیت و حدیث بھی ہے۔ ہرگز نہیں (نعوذ بااللّٰہ من ذالك اللغويات) پھر فقرہ "اگر آئے گا تو اور رنگ ہو جائے گا" کا جواب جو آپ نے لکھا ہے جس کا خلاصہ ہے "دیکھو بے اور آگ اور کئے کارخانہ کے مشینیں قسما قسم چلا رہے ہیں۔ اور یعنی تار برقی دیکھو کہ ملک کی جاسوسی کر رہی ہے۔ اور دوائی کا کام بھی دیتی ہے۔ اور پادری صاحبان کو دیکھو کیسے علم نکالے ہیں۔ انجمنیں بنا کر وعظ شروع کئے اور فاحشہ عورتوں کو جو کنواری ہوں اور شکیلہ ہمراہ لے کر خلق اللہ کو وعظ کرنا اور عمدہ عمدہ راگ سنانا وغیرہ وغیرہ۔"

واہ رے! آپ کی لیاقت و حماقت مسیح موعود کے زمانہ کی عجب شان دکھائی ہے کیوں نہ

ہو چونکہ آپ کے مسیح مرزا قادیانی ٹھہرے تو رنگ بھی ایسا ہی چاہئے۔ آپ نے اس فقرہ کا مطلب ہرگز نہیں سمجھا سائل کا مقصود تو یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں دینداری کی رونق و اسلام کا روپ زیادہ ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ سب مال دنیا سے بہتر ہوگا۔ اور طرح طرح کی برکت۔ دیکھو حدیث طویلہ کی بعض عبارت کا ترجمہ جو پہلے گزر چکی ہے۔

نیز احادیث صحیحہ میں

"وتکون الملل کلها الاسلام و ترفع الاسود مع الابل و المنار مع البقر والذباب مع الغنم و یلعب الصبیان مع الحیات"

ترجمہ: سب کا دین ایک ہی دین اسلام ہوگا۔ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائیں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔

چونکہ زمانہ حال میں یہ رنگ موجود نہیں، آپ کے مرزا صاحب مسیح موعود نہیں بن سکتے۔

فقرہ ۳:۔ ''وہ بادشاہی دنیا کی ہمراہ لائے گا، ملک فتح کرے گا، کفار کو تہ تیغ کرے گا۔'' پھر اس کے متعلق آپ آخری ورق پر لکھتے ہیں کہ ''بادشاہی دو قسم ہے ایک روحانی جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ اور سب اولیاء اللہ ہیں۔ دوسری دنیاوی جسمانی اور مسیح موعود کے جسمانی بادشاہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ صرف روحانی بادشاہ ہوں گے جیسے مرزا صاحب تھے۔'' افسوس! صد افسوس کہ آپ حضرت ﷺ کو بھی ظاہری بادشاہ قرار نہیں دیتے۔ کیا آپ کو آیات قتال و جہاد سب بھول گئیں۔ جنگ احد و جنگ حنین وغیرہ۔ جن کا شاہد قرآن کریم ہے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کیا جنگ کرنا ظاہری بادشاہوں کا کام نہیں؟ یہ بیت بھی یاد نہیں کہ، ع

خراج آورش حاکم روم وری
خراجش فرستاد کسریٰ وکی

شاید آپ کے خیال میں ہوگا کہ آنحضرت ﷺ بھی مرزا صاحب کی طرح کسی نصاریٰ کے باج گزار ہوں گے۔ ویسا ہی عیسیٰ بھی ظاہری باطنی بادشاہ ہوں گے۔ دیکھو الفاظ حدیث صحیحہ،

"یکون حکماً عادلاً ویکسر الصلیب ویقتل الخنازیر و یضع الجزیة" حاکم عادل ہونا ظاہری بادشاہوں کا لقب ہے، یا نہیں؟ صلیب کا توڑنا اور جزیہ کا لینا یا معاف کرنا ظاہری بادشاہی کے متعلق ہے یا نہیں۔ بالفرض اگر ظاہری بادشاہ نہ بھی ہوں، تو وہ علامات جو آگے مذکور ہو چکی ہیں، ان کا ظہور تو ان کے زمانہ میں ضرور ہے۔ کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں ان سے ایک علامت بھی تھی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیسے مرزا مسیح موعود بنے؟

فقرہ ۴:۔ "دجال آوے گا گدھے پر چڑھ کر آوے گا اور کہے گا کہ ہم خدا ہیں۔ ہماری خدائی مانو بہت خلقت اس کے ساتھ ہو جائے گی جو اس کو نہ مانے گا تو بارش بند کر دے گا۔" دجال کا آنا گدھے پر چڑھنا اور ربوبیت کا مدعی ہونا اور اکثر یہود کا اس کے تابع ہو جانا اور اس کے حکم سے بارش کا برسنا اور انگوروں کا اگنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ پہلی حدیثوں میں دیکھ چکے ہو۔ پس جن کو آپ دجال بنا رہے ہو، چونکہ ان میں یہ باتیں موجود نہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ دجال نہیں یہ آپ کا صرف خیالی پلاؤ ہے۔ پھر حدیث صحیح کے منکر کا حکم آپ کو اچھی طرح معلوم ہے۔ بیان کی حاجت نہیں۔

فقرہ ۵:۔ "یاجوج ماجوج آویں گے تو پانی سب دریاؤں کا پی جاویں گے۔ کچھ نہ چھوڑیں گے اور اونچے بلند مکان پر کھڑا ہو کر تیر آسمان پر چلائیں گے۔ وہ خون آلود ہو کر آئیں گے وغیرہ وغیرہ۔" یاجوج ماجوج آپ نے نصاریٰ کو مقرر کیا ہے۔ اور آسمان پر تیر مارنے کے بارہ میں یہ لکھا ہے کہ "مرغی کے انڈوں میں ۲۴ گھنٹے تک حیوان پیدا کرنا۔" اور پچکاری کے ذریعہ سے عورتوں کے رحم میں منی ڈال کر حاملہ کرنا۔ ایسے کام تیر مارنے تقدیر الٰہی میں ہیں۔ یہ آسمان کو تیر مارنے نہیں تو کیا ہے۔" آپ کے اس سوال کے جواب پر یہ مقولہ ہندی خوب صادق آتا ہے۔ "ککر تو ڈھٹیا داند، کھوتے دا بھج گیا سنگ" یہ آپ کا خیال قرآن وحدیث کے مخالف ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"قالوا یا ذاالقرنین ان یاجوج و ماجوج مفسدون فی الارض فھل نجعل لک خرجا علی ان تجعل بیننا و بینھم سدًا" پ ۱۶

ترجمہ: انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یاجوج ماجوج زمین میں فساد کرنے والے ہیں۔

تو کیا ہم آپ کیلئے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں اوران میں ایک دیوار بنادیں۔(تو ذوالقرنین نے) کہاوہ جس پر میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے تو میری مدد طاقت سے کروکہ میں تم میں اوران میں ایک مضبوط آڑ بنادوں۔

ذرااس آیت کی تفسیر دیکھیں۔اوران کا حلیہ ۱؎ وفساد مفصل مطالعہ فرماویں۔یاجوج ماجوج کا بلند مکانوں پر پھرنااور پانی کا پی جانااور زمین والوں کوقتل کرنا پھر آسمان کی طرف تیروں کا پھینکنا اور خون آلودہ واپس آنا یہ سب احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔حدیث طویلہ مروی ہے " **عن نواس بن سمعان** " جو پہلے لکھی گئی،ذراغور سے دیکھیں اور جو آپ نے آسمان پر تیر پھینکنے کی تاویل پچکاری سے لی ہے یہ تو کوئی اجہل بھی نہیں مانتا۔جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔اور جولکھا ہے کہ" ایسے کام تیر مارنے تقدیر الٰہی میں ہے" کیاانسان تقدیر کو بدل سکتا ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ، پہاڑ اپنے مکان سے دور ہوسکتا ہے مگر تقدیر ہرگز نہیں بدلتی ۔آپ منکر بالقدر ٹھہرے۔حالانکہ ایمان بالقدرفرض ہے۔(نعوذ باللہ من ذالک الاعتقاد)

سوال: "بعضے کہتے ہیں کہ نشان مہدی تو اکثر آ گئے ہیں۔اب مہدی آجاوے گا یہ اہل رائے کے نزدیک کیسا پوچ سوال ہے۔صرف بلامغز کیوں کہ نشان اور گواہ حاضر ہو گئے۔مدعی ابھی کوئی نہیں دعویٰ کیا......الخ" افسوس! آپ کی حالت پر کہ یہ بھی نہیں سمجھا کہ علامت وشرط چیز سے پہلے ہوتی ہے۔کیا علامات قیامت جوقرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہیں وہ قیامت سے پہلے آئیں گی۔؟یا قیام قیامت کے وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔" **اقتربت الساعة وانشق القمر** " انشقاق قمر کو کتنی مدت گذر چکی ہے۔شاید آپ نے بادل بھی کبھی نہیں دیکھے جو بارش کا نشان ہے۔ کیا وہ آتے ہی بارش شروع ہو جاتی ہے؟ پھر جو آپ نے طاعون کو دابۃ الارض کہا ہے،کون سی آیت کون سی حدیث آپ کی سند ہے؟ یاصرف من بھاتی گپ ہے۔

۱؎ مختصر کچھ حلیہ بیان کیا جاتا ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ، سے منقول ہے کہ ان میں سے بعض کے قد کی مقدار ایک بالشت کی ہے اور بعض بہت بلند۔چنانچہ حدیث میں ہے ایک قسم کا ان میں سے قد مثل درخت دراز کے ہے۔جو ولایت شام میں ہوتا ہے اور اس کا طول ۱۲۰ گز ہے۔اور بعض کا طول وعرض برابر ہے اور بعض کے کان ایسے لمبے ہوتے ہیں کہ ایک سے فرش اور دوسرے سے لحاف بناتے ہیں۔۱۲

قال اللہ تعالیٰ:

" واذا وقع القول علیهم اخرجنا لهم دآبة من الارض تکلمهم ان الناس کانوا بایٰتنا لایوقنون "

ترجمہ: جب ان پر (عذاب کا) فرمان ثابت ہو جائے گا (تو) ہم ان کیلئے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا۔ اس لئے کہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔

تفسیروں میں آیا ہے کہ وہ ایک جانور ہے طول اس کا (۶۰) گز ہوگا، چار پاؤں، بال زرد و باریک، جیسا کہ پنکھی کے بچے ہوتے ہیں، دو پر بڑے ہوں گے کوئی ان سے بھاگ نہ سکے گا۔ نہایت روشن ہوگا۔ حضرت ابن زبیر ﷺ فرماتے ہیں کہ، سر اس کا گائے کی مانند ہوگا۔ عین المعانی میں ہے کہ آنکھ اس کی خوک کی مانند، کان مانند فیل، سینگ مانند گائے پہاڑی، رنگ مانند پلنگ، گردن مانند شتر مرغ، سینہ مانند شیر پہلو مانند یوز، پاؤں مانند شتر، دم مانند دنبہ۔

حدیث میں آتا ہے کہ وہ مسجد حرام سے نکلے گا۔ آدمی دیکھتے ہوں گے تین روز کے بعد اس کا ثلث باہر نکلے گا عصائے موسیٰ و خاتم سلیمان اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ جس کو عصا لگا دے گا اس کا منہ سفید ہوگا اور کافروں کی آنکھوں کے درمیان خاتم سلیمان لگائے گا۔ ان کے منہ سیاہ ہو جائیں گے۔ پس تمام دنیا میں کوئی آدمی نہ رہے گا مگر سیاہ یا سفید منہ والا۔ کسی کو نام سے نہ بلائیں گے۔ سفید منہ کو بہشتی کر کے بلائیں گے اور سیاہ منہ کو دوزخی۔ (تفسیر حسینی وغیرہ) فرمایئے آپ کے دابۃ الارض میں یہ اوصاف موجود ہیں؟ ہرگز نہیں، صرف دعویٰ بلا دلیل ہے۔

" وعن عبد اللّٰه ابن عمر (رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما) قال سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول ان اول الایات خروجا طلوع الشمس من مغربها و خروج الدابة علی الناس ضحیً ایهما ما کانت قبل صاحبتها فالا اخری علی اثرها قریبا" (رواه مسلم)

جس کا حاصل یہ ہے کہ طلوع الشمس و خروج دابۃ قریب قریب ہوگا۔ یعنی جب ایک

ہوگا دوسرا اس کے پیچھے جلدی ہوگا، کچھ دیر نہ ہوگی۔ پس آپ کا دابۃ تو نکلا مگر طلوع شمس مغرب سے نہ ہوا۔ شاید آپ کے شہر میں ہوا ہوگا۔ اگر آپ یہ دعویٰ کرو کہ، طلوع شمس من المغرب ہو چکا ہے پھر پس چونکہ بعد طلوع بموجب " یغلق باب التوبة " تو کا دروازہ بند ہو گیا تو پھر آپ کا ایمان لانا مرزا کے ساتھ بے سود ہوگا۔

(العیاذ باللّٰہ من هذه الهفوات والواهيات)

سوال:

" مہدی اور مسیح آخر الزمان آیا تو وہ بادشاہی لاوے گا اور کفار کو بزور تلوار تہہ تیغ کر کے مسلمان کرے گا۔ اور مہدی اور ہے۔ اور عیسیٰ اور" پہلے دو فقرہ کی نسبت آگے لکھا گیا ہے۔ اخیری فقرہ کے جواب میں آپ نے لکھا ہے حدیث "لا مهدی الاعیسیٰ " قصحیات کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ جب حدیثوں کو تطبیق نہ ہو یہ جاہلی ہے" آفرین آپ کی عقل اور آپ کے انصاف پر۔ چند احادیث صحیحہ کو چھوڑ کر ایک حدیث ضعیف پر جو قابل تاویل بھی ہو عمل کرنا اس کا نام تطبیق ہے۔ زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ سب قرآن و احادیث مشہورہ کی تاویل کر لیتے ہو اس حدیث میں تاویل کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ سچ ہے کہ صاحب الغرض مجنون۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں تو آگے حدیثیں لکھ چکے ہیں۔ اب امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں بھی چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

" عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتي يُواطئ اسمه اسمي " (رواہ ترمذی و ابو داؤد) و في رواية ، " له لو لم يبق من الدنيا الا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث الله فيه رجلا مني اومن اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم ابيه اسم ابي يملأ الارض قسطا و عدلا كما ملئت ظلماً جورًا"

”و عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول المهدی من عترتی من اولاد فاطمة“ (رواہ ابو داؤد)

”وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلماً و جورًا یملک سبع سنین“ (رواہ و ابو داؤد)

پس ان احادیث سے صاف معلوم ہوا کہ امام مہدی سید ہوگا۔ اور اس کا نام محمد ہوگا۔ اور اس کے والد کا نام عبداللہ۔ پس اس سے بخوبی واضح ہوا کہ امام مہدی نہ عیسٰی بن مریم علیہ السلام، نہ غلام احمد قادیانی، بلکہ ایک شخص علیحدہ ہے۔ باقی رہی حدیث ”لا مهدی الا عیسیٰ“ جس پر آپ کا بڑا زور ہے۔ اول تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ نقادان حدیث محمد ابن جزری وغیرہم نے اس کی تضعیف کی ہے۔ پس آیات واحادیث صحیحہ کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہو۔

شیخ محمد اکرم صابری نے اس حدیث کو اپنی کتاب ”اقتباس الانوار“ میں کلام محذوف پر حمل فرمایا ہے۔ یعنی

” لا مهدی بعد المهدی المشهور الذی هو من اولا د محمد و علی علهیم السلام الا عیسیٰ“

بلکہ مرزا صاحب کے ایک شعر سے بھی ان کا دو ہونا ثابت ہے وہ یہ ہے۔

مہدی وقت و عیسٰی دوراں

ہر دو را شہسوار مے بینم

شاید آپ پھر اس عقیدہ سے پھر گئے ہوں۔ جیسا کہ پہلے عیسائیوں کو دجال اور ریل کو دابۃ الارض بنا کر آخر عیسائیوں کو یاجوج ماجوج طاعون کو دابۃ الارض قرار دیا ہے۔ افسوس! ایسے نامعقول اعتقاد پر اور جو لکھا ہے۔” جب حدیثوں کی تطبیق نہ ہو یہ جاہلی ہے۔“ صاحب آپ تطبیق کے معنی جانتے ہو۔ لفظ کی کتابت تو اصل رسالہ میں تتبیق بہ حرف ”تا“ لکھتے ہو۔ معنی بھی ویسے ہی

جانتے ہوں گے۔ سنیئے اصولین کا قاعدہ ہے کہ، جب دو حدیثیں آپس میں متعارض ہوں تو پہلے ان کی تاریخ معلوم کی جاتی ہے۔ اگر یقیناً معلوم ہو جائے کہ یہ اول فرمائی ہے تو اول کو منسوخ ثانی ناسخ مقرر کیا جاتا ہے۔ اور عمل آخر پر ہوتا ہے۔ مگر اس جگہ یہ بات متحقق نہیں۔ اگر تاریخ معلوم نہ ہو تو ان کی قوت وضعف کی طرف خیال کیا جاتا ہے۔ قوی پر عمل ہوتا ہے اور ضعیف کو چھوڑا جاتا ہے۔ جیسا کہ " مانحن فیه " اگر قوت ضعف میں دونوں برابر ہوں تو پھر بموجب کلیہ " اذ تعارضا تساقطا" دونوں کو چھوڑ قول صحابہ واجماع کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پس یہ کلیہ ہمارا مددگار آپ کو جھٹلا رہا ہے۔ بالفرض "لا مهدی الا عیسیٰ" کو اگر صحیح بھی مانا جائے تو پھر بھی مرزا صاحب کو مفید نہیں۔ کیونکہ جب ارادہ مثیل کا ابن مریم سے بشہادت آیات قرآنیہ ممتنع ہوا تو پھر وہی عیسیٰ بن مریم جو نبی وقت تھا مہدی بنا، مرزا صاحب کو کیا فائدہ؟

احادیث نزول عیسیٰ اور ظہور دجال اور متواترۃ المعنی ہیں۔ مسلمان کو ایمان رکھنا ان کے ساتھ ضروری ہے۔ ہرگز ہرگز کسی کے دھوکہ میں نہ آنا چاہیئے۔ " فالله خیر حافظاً وهو ارحم الراحمین "اور دیکھئے مرزا صاحب کا دھوکہ چونکہ شیخ محمد اکرم صابری صاحب "اقتباس الانوار" کو مرزا صاحب اپنی تالیف "ایام الصلح" فارسی کے صفحہ نمبر ۱۸۰، پر اپنے دعویٰ کی تائید کیلئے بایں صفت موصوف کرتے ہیں شیخ محمد اکرم صابری کہ، "ازا کابر صوفیہ متاخرین بودہ اند گفتہ اند قول و بعضے برانند کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول عبارت از ہمیں بروز است مطابق ایں حدیث (لا مهدی الا عیسیٰ ابن مریم) "بعد اس کے شیخ محمد اکرم قدس سرہ کا قول "وایں مقدمہ نہایت ضعیف است" حذف کر دیتے ہیں کہ ہمارے دعویٰ کی تردید محمد اکرم صاحب کے قول ہی سے نہ ہو جائے۔ اور شیخ محمد اکرم صاحب کا قول ہم بعینہ نقل کرتے ہیں۔ اقتباس الانوار کے صفحہ ۵۲ جو بروزی نزول کی تضعیف فرماتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"بعضے برانند کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول عبارت از ہمیں بروز است مطابق ایں حدیث (لا مهدی الا عیسیٰ ابن مریم) و ایں مقدمہ نہایت ضعیف است"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۷، پر لکھتے ہیں۔"یک فرقہ براں رفتہ اند کہ مہدی آخر الزماں عیسٰی بن مریم است واین روایت نہایت ضعیف است ۔۔۔۔۔۔زیرآنکہ اکثر احادیث صحیح متواتر از حضرت رسالت پناہ ﷺ درود یافتہ کہ مہدی از نبی فاطمہ خواہد بود عیسٰی بن مریم باوٗ اقتدار کردہ نماز خواہد گذارد و جمیع صاحب تمکیں بریں متفق اند چنانچہ شیخ محی الدین بن عربی قدس سرہ درفتوحات مکی مفصل نوشتہ است کہ مہدی آخر الزمان از آل رسول من اولاد فاطمہ الزہرا ظاہر شود انتھی" یہی تو سراسر دھوکہ ہے کہ اپنے مطلب کی عبارت اس میں سے لے لی اور اپنے دعویٰ کی تردید کی عبارت چھوڑ دی۔ وہ سوال جو اپنی تفسیر میں لکھا ہے اور جواب کے منتظر ہو سوال یہ ہے کہ:

سوال: "سورت ام الکتاب کہ وہ کل مجموعہ ہی قرآن کریم کے کل مقاصد کا اور عظمت الٰہی وامرونواہی اور بندہ کے لئے دعاؤں کا اور حاجات کا مکمل فوٹو ہے۔اور نمازوں میں کم از کم چالیس مرتبہ بقدر تعداد رکعات دن میں دعا مانگتے ہو۔اس میں جو "**اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم**" اور "**انعمت علیھم**" سے مراد کل تفاسیر سے مراد نبی اور رسول مراد لیتے آئے ہیں اور تم بھی لیتے ہو اور رسول کریم ﷺ بھی مراد لی ہے اور عقل بھی یہی ادراک کرتا ہے۔کیا اس میں جو انعام وحی اور الہام کا مستقیم راستہ والوں پر اور "**انعمت علیھم**" گروہ کے لوگوں پر نازل ہوا اور یہی سرچشمہ ہدایت اور انعمت مقصود اصل اس گروہ کا ہے۔کیا تم اس امر کو اپنی حاجات اور مقصود سے خارج کر کے دعا مانگتے ہو "**فھو منتظر مکیں**"

سوال کی عبارت کیسی کچی اور بے ڈھنگی ہے کہ بچے بھی دیکھ کر ہنستے ہیں۔ یہ سوال مرزا صاحب کی جانب سے اور اس کا جواب پیر صاحب کی جانب سے سیف چشتیائی میں موجود ہے۔ وہ بعینہ نقل ہوتا ہے۔سوال اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ "**اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم**"

جواب: اس کے معنی یہ ہیں کہ: اے اللہ تو ہمیں ان لوگوں کا راستہ بتا جن پر تو نے انعام کیا

ہے۔یعنی ہم بھی ان کی مانند آسمانی کتاب کی ہدایت کے مطابق تیری عبادت کرنے والے سیدھے راستے پر چلنے سے تیری حب وانس ورضا اورلقا کو پالیویں۔اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم بھی انبیاء ورسل گزشتہ کا مقام نبوت ورسالت حاصل کرلیں۔یا بسبب کمال اتباع کے ان کے لقب مخصوص کے مستحق بن جائیں۔کیونکہ نبوت ورسالت مع لوازم اپنی کے''القاب'' ہیں یا احکام خاصہ " ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء " سے تعلق رکھتے ہیں۔یعنی موہوبی ہیں نہ کسبی۔اور بسبب اتباع کے اگر القاب خاصہ اور احکام خاصہ مل سکتے تو خلفاء اربعہ وحسنین اور اولیاء سلف رضوان اللہ علیھم بڑا استحقاق رکھتے تھے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم باوجود شان " انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ "فرماتے ہیں " الا وانی لست نبیاً ولا یوحیٰ الی "

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مکاشفات واخبارات حقہ کوجن پر تاریخ اور کتب سیر شاہد ہیں وحی نہیں کہا گیا۔اور نہ ان کے سبب سے ان کو نبی کہلانے پر جرأت ہوئی بلکہ جب دیکھا کہ ہماری مکاشفات واخبارات اور بیان حقائق ومعارف قرآنیہ کے باعث سے لوگ ہم کو نبی اور موحی اللہ سمجھیں گے تو جھٹ ان کی غیر واقعی خیال کا ازالہ فرمایا۔تنبیہاً کلمہ''الا'' کے ساتھ فرمایا:" الا وانی لست نبیا ولا یوحیٰ الی"خیال فرمائیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ باوجود مکاشفات والہامات واخبارات حقہ نبوت کے مدعی نہ ہوئے تو پھر مرزا صاحب باوجود الہامات باطلہ جن کے بطلان کی خود ان کی صدہا کاذبہ پیشین گوئیاں شاہد ہیں۔کیسے مدعی نبوت بن سکتے ہیں۔چنانچہ ان میں سے ایک دو پیشین گوئی بطور استشہاد لکھی جاتی ہیں۔

پیشین گوئی متعلقہ ڈپٹی آتھم

یہ پیشین گوئی مرزا صاحب نے ۵/جون ۱۸۹۳ء کو امرتسر میں عیسائیوں کے مباحثہ کے خاتمہ پر اپنے حریف مقابل "مسٹر آتھم" کی نسبت کی تھی۔ جس کے اصل الفاظ یہ ہیں۔" آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں۔ تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اور اس وقت جب پیشین گوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوجا کھے کیے جائیں۔ اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔" (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸)

پھر فرماتے ہیں" میں حیران تھا کہ اس بحث میں مجھے کیوں آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں اب یہ حقیقت کھلی کہ اسی نشان کیلئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ ۱۵/ ماہ کے عرصہ میں آج کے تاریخ سے بہ سزا موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دی جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔"

(حوالہ مذکورہ)

پس اس پیشین گوئی کا مضمون بالکل صاف ہے۔یعنی ڈپٹی آتھم جس نے مسیح کو خدا بنایا ہوا ہے اگر مرزا جی کی طرح اسلام نہ لایا تو عرصہ ۱۵ ر ماہ میں مر جائے گا اور ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔اسلام تو اپنی حقیقت میں ایسے مکاشفات کا محتاج نہیں لیکن مرزا صاحب نے مخالفین سے اسلام پر دھبہ لگوایا۔اسی پیشین گوئی کے متعلق مرزا صاحب نے جو حیرت انگیز چالاکیاں کیں ہیں ان کی تردید اس پیشین گوئی کے الفاظ ہی سے ظاہر ہے۔

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے رسالہ ''الہامات مرزا'' میں وہ تردید لکھی ہے جس سے بڑھ کر متصور نہیں ہوسکتا۔اور یہ پیشین گوئی معہ نظائر اسی رسالہ سے نقل کی گئی ہے۔اس جگہ پر نقل کرنا اس چھٹی کا جو خان صاحب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ نے آتھم والی پیشین گوئی کے خاتمہ پر بھیجی بھی ضرور ہے تا کہ مسلمان پر صداقت پیشین گوئی مرزا صاحب کی بخوبی ظاہر ہو جائے۔اور مرزا جی کا بیت اللہ میں حلف اٹھانے کا دھوکہ ظاہر ہو جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا مکرم سلمکم اللہ تعالیٰ،

السلام علیکم،آج ۷ ستمبر ہے اور پیشین گوئی کی میعاد مقررہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی۔گو پیشین گوئی کے الفاظ کچھ ہی ہوں لیکن آپ نے جو الہام کی تشریح کی تھی وہ یہی ہے کہ ''میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ ۱۵ ر ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بہ سزا موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے،مجھ کو پھانسی دی جائے،ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔''

اب کیا پیشین گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگئی؟نہیں ہرگز نہیں۔عبداللہ آتھم

اب تک صحیح وسالم موجود ہے۔ اور اس کو بہ سزا موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔ اگر یہ سمجھو کہ پیشین گوئی الہام کے الفاظ کے بموجب پوری ہوگئی۔ جیسا کہ مرزا خدا بخش صاحب نے لکھا ہے اور ظاہری معنی جو سمجھے گئے تھے وہ ٹھیک نہ تھے۔ اول تو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس کا اثر عبداللہ آتھم صاحب پر پڑا ہو۔ دوسرے پیشین گوئی کے الفاظ یہ ہیں کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کرر ہا ہے۔ اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک ماہ لے کر یعنی ۱۵/ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کے اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اور اس وقت جب پیشین گوئی ظہور میں آئے گی تو بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے، بہرے سننے لگیں گے۔

پس پیشین گوئی میں ہاویہ کے معنی اگر آپ کی تشریح کے بموجب نہ لئے جائیں اور صرف ذلت اور رسوائی لی جائے تو بے شک ہماری جماعت ذلت اور رسوائی کے ہاویہ میں گر گئی۔ عیسائی مذہب اسی حالت میں سچا سمجھا جائے۔ اگر یہ پیشین گوئی سچی سمجھی جائے جو خوشی اس وقت عیسائیوں کو ہے وہ مسلمان کو کہاں۔ مسلمانوں کو تو نہیں بلکہ مرزائیوں کو شرمندگی اور بڑی شرمندگی ہے۔ پس اگر اس پیشین گوئی کو سچا سمجھا جائے تو عیسائیت ٹھیک ہے۔ کیونکہ جھوٹے فریق کو رسوائی اور سچے کو عزت ہوگی اب رسوائی مسلمانوں کو ہوئی میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔ اگر کوئی تاویل ہوسکتی ہے تو یہ بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیشین گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی لڑکے کی پیشگوئی میں تغافل کے طور سے ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا وہ مر گیا تو اس وقت بھی غلطی ہوئی۔ اب اس معرکہ کی پیشین گوئی کے اصلی مفہوم کے نہ سمجھنے نے تو غضب ڈھایا۔

اگر یہ کہا جائے کہ، احد میں فتح کی بشارت دی گئی تھی آخر شکست ہوئی تو اس میں ایسے زور سے اور قسموں سے معرکہ کی پیشگوئی نہ تھی اور اس میں لوگوں سے غلطی ہوگئی تھی اور آخر جب مجتمع ہوگئے تو فتح ہوئی۔ کیا کوئی ایسی نظیر ہے کہ اہل حق کو بالمقابل کفار کے ایسے صریح وعدے ہو کر

اور معیار حق و باطل ٹھہرا کر ایسی شکست ہوئی ہو۔ مجھ کو تو اب اسلام پر شبہے پڑنے شروع ہو گئے۔ لیکن الحمد للہ کہ اب تک جہاں تک غور کرتا ہوں اسلام بالمقابل دوسرے ادیان کے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن آپ کے دعویٰ کے متعلق تو بہت ہی شبہ ہو گیا۔ پس میں نہایت بھرے دل سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اگر فی الواقع سچے ہیں تو خدا کرے کہ میں آپ سے علیحدہ نہ ہوں۔ اور اس زخم کے لئے کوئی مرہم عنایت فرمائیں جس سے تشفی کلی ہو۔ باقی جیسا کہ لوگوں نے پہلے ہی مشہور کیا تھا کہ اگر یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تو آپ پھر کہہ دیں گے کہ ہاویہ سے مراد موت نہ تھی الہام کے مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ براہ مہربانی بدلائل تحریر فرمادیں، ورنہ آپ نے مجھ کر ہلاک کر دیا۔ ہم لوگوں کو کیا منہ دکھائیں۔ لوگوں کی پروانہ کرو خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ میں برائے استفادہ نہایت دلی رنج سے تحریر کر رہا ہوں۔ راقم محمد علی خان''

پس اسلام کا خدا خود حافظ ہے اور خود ہی اس کی حقیقت مخالفین کو ہر زمانہ لاجواب کر رہی ہے اور کرے گی۔ قادیانی صاحب نے جو بصورت دوست اور بمعنی اسلام کے دشمن تھے جہالت کی وجہ سے اسلام کی بیخ کنی کر دی تھی۔ مگر الحمد للہ کہ علماء اسلام نے اس کا تدارک کر لیا۔ سعدی علیہ الرحمہ نے سچ کہا ہے کہ۔ بیت:

ترا اژدہا گر بود یار غار　　　　از اں بہ کہ جاہل بود غمگسار

اور مخالفین سے آنحضرت ﷺ کی شان میں وہ کفریات بکوائے کہ خدا نہ سنائے۔ بلکہ جریدہ عالم پر ان کو بوجہ تحریری ہونے ان کے ثبت کرادیا۔ الحمد للہ والمنۃ کہ اللہ جل شانہ بحسب وعدہ'' انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون '' کے ہمیشہ اس کو پیشین گوئیوں میں ناکام کرتا رہا تاکہ عوام کالانعام اس کو بوجہ صداقت پیشین گوئی کا کتاب وسنت کے بیان میں سچا نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ جان لیں کہ یہ شخص قرآن اور سنت کا محرف ہے۔ مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد مرزا سلطان احمد کے آسمانی منکوحہ کے پیشین گوئی کی نسبت ناکامیاب ہونا خود مشہور ہے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ سب خلقت مجھے قبول کرے گی۔ یہ مراد بھی پوری نہ ہوئی۔ اگر عیسیٰ موعود ہوتا یہ الہامات کیوں کر

جھوٹے پڑتے۔اہل انصاف کوتو یہی دلائل اس کے مسیح کاذب ہونے پر کافی ہیں۔آگے سردار خان تیراایمان مان نہ مان۔

پھر جو آپ نے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے،''اب صوفیان زمانہ کا یہ حال ہوا کہ خود بھی اور مریدوں کو بھی نادعلی اور چہل کاف گنج العرش دلائل الخیرات تسبیح وتہلیل درود بلا معنیٰ پڑھا کر وا ور نمازوں کو جلد چٹ کر دیا گرو وظیفہ کا وقت نہ گزرے'' (اگر کوئی غیر قوم دلائل مانگے تو خاموش رہو) سبحان اللہ اب وہ زمانہ بھی آ گیا کہ لوگ تسبیح وتہلیل درود شریف پڑھنے سے مانع ہو رہے ہیں۔اور ان کے پڑھنے والوں کو برا مانتے ہیں۔سچ ہے کہ خیالات نادان خلوت نشین مبہم مکیند عاقبت کفر دین شاید یہ لوگ فضائل درود شریف تسبیح وتہلیل سے لاعلم ہیں۔قال اللہ تعالیٰ

"ان اللّٰہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ و سلّموا تسلیما"

ترجمہ: بے شک اللہ اوراس کے فرشتے نبی (کریمﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والوتم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

"وقال النبیﷺمن صلی علی مرۃ صلی اللّٰہ علیہ عشر مراۃ"

ترجمہ: رسول اللہﷺ نے فرمایا جوشخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

احادیث میں فضائل درود بے شمار ہیں۔پس درود ایک ایسا عمل ہے جو سب اعمال سے افضل ہے۔اور ذات حق خود بخود اس عمل کو کر رہی ہے۔اوراس کے فرشتے بھی کرتے ہیں اور مومنوں کو بصیغہ امر حکم فرمایا ہے جو وجوب کے لئے ہوتا ہے۔اور دلائل الخیرات شاید آپ نے کبھی دیکھی بھی نہ ہوگی وہ اول سے آخر تک قسم قسم کے درود شریف ہیں۔اور دعا گنج العرش سب کی سب تہلیل ہے۔کوئی وظیفہ ایسا نہیں جو تہلیل وتسبیح درود شریف سے خالی ہو۔اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی تعریف میں فرماتا ہے"**وسبحوا بحمد ربھم**" (یعنی وہ لوگ جو تسبیح پڑھتے ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ)اور تسبیح کا امر فرمایا ہے۔"**فسبح بحمد ربک**"تہلیل کے معنی شاید

آپ نہ جانتے ہوں گے جو " افضل الذکر لا الہ الا اللّٰہ " ہے۔

" قال النبی ﷺ من قال لا الہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ "

ترجمہ: نبی (کریم) ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

"قال النبی ﷺ کلمتان خفیفتان علی اللسان و ثقیلتان علی المیزان ،
سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر"

ترجمہ: نبی (کریم) ﷺ نے ارشاد فرمایا دو کلمے زبان پر ہلکے اور میزان (قیامت) میں بھاری ہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

پس وظیفہ درود و تسبیح و تہلیل قرآن و حدیث سے ثابت ہے ان کی اہانت کرنے والا کافر ہے۔

پٹ اوننے دا قدر کی جانے پٹ اونا جت کانا
قدر گل بلبل بد اند قدر زرر ارگری
قدر سر گیں جعل داند قدر دبہ دیگری

پھر جو لکھا ہے، (اگر کوئی غیر قوم دلائل مانگے تو چپ رہو) افسوس آپ کے انصاف پر اگر صوفی نہ ہوتے تو آپ کے غیر قوم کے دلائل کون رد کرتا۔ اور مرزا صاحب کو کون ہار دیتا۔

کیا صوفی پیر مہر علی شاہ صاحب کا مرزا صاحب کے دعویٰ کی تردید کیلئے تشریف لانا اور مرزا کا سات دن گھر سے نہ نکلنا آپ بھول گئے ہو یا " صم بکم عمی " ہو رہے ہو پھر اسی صوفی نے اس قوم کے دعاوٴں کی بیخ کنی کے لئے کتاب چشتیائی ایسی بنائی کہ سب کے ناک کان کاٹ ڈالے اور ستیاناس کر دیا کہ آج تک اس کے جواب کے بارے میں بہت ہاتھ پاوٴں مارے اور سرگردانی کی مگر خاک ہاتھ آئی۔ آخر ایسی حسرت میں مرزا صاحب خاک میں مل گئے۔ کیا یہی چپ رہنے کے معنی ہیں؟ مصنف آپ جیسے ہیں چاہئیں۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکاں بود

پھر آپ نے صفحہ ۳۴ پر لکھا ہے کہ " جب تم ہم کو اپنے دل میں حقیر و ذلیل شمار کرتے ہو تو ہمارا وہم

والہامات قرآن مجید کی طرف دوڑتا ہے۔تو اس بحر عظیم میں ہم کو غوطہ لگانا پڑتا ہے۔آخر وہاں سے لعل موتی ہاتھ آئے ......الخ'' چونکہ آپ نے قرآن دانی اور اس سے لعل موتی نکالنے کا دعویٰ کیا ہے اور صوفیوں کے بارہ میں صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے کہ'' قرآن کو پڑھنے کے وقت جنتر منتر تنتر کر کے ترت ٹھپ دیا کرتے ہیں۔''

اب وہی صوفی کئی سوال متعلقہ معانی قرآن پیش کرتے ہیں۔ایک نہیں بلکہ سب جماعت مرزائیہ جمع ہو کر جواب دو اور الہام سے لعل موتی نکال کر پیش کرو۔

سوال ا:۔

ا۔ '' قال اللّٰہ تعالیٰ ، والقمر قدرنا ہُ منازل '' اس کے متعلق منازل اور علی ہذا القیاس آئیہ کریمہ

۲۔ ''ھو اللّٰہ الخالق الباری المصور له الا سماء الحسنی'' مع بیان ہر ایک منزل کے ساتھ ہر ایک اسم کے اسماء الہیہ میں سے تبعین ہر اسم و ہر ایک سورۃ متناسبہ بمنازل بمعہ حروف اوائل جن کی سورتیں بلحاظ تکرار ۳۷ بحسب تعداد '' الایمان وبضع سبعون شعبۃ '' ہیں اور انتقالات قمر بالمنزلۃ بحسب تثلیث و تربیع و تسدیس مع احکامھا لکھیں۔اور نیز ۲۸ منازل کی وجہ تخصیص عندالمحققین کیا ہے؟ اور عندالجمہور کیا۔اور نیز ہر برج کیلئے ۲ منازل اور ثلث منزل ہونے کی کیا وجہ ہے۔

اگر ہر برج کیلئے منازل میں سے عدد صحیح ہوتا یا مکسور تو عالم تکوین میں بقانون '' ذالک تقدیر العزیز العلیم '' کیا قباحت اور نقصان تھا پھر منازل صحیحہ اور ملفقہ من الکسور مختلفۃ المزاج بالتفصیل بیان فرمادیں۔مثلاً ثریا کے لئے مزاج خاص ہے اور حمل نے اس سے ثلث لیا ہے۔جب ثور کے لئے دو منزلیں اور ثلث چاہیے تھا تو ایک منزلہ وبراں صحیحہ اور دو ثلث ثریا کے جن کے ساتھ بقیہ کا ثلث اضافہ کرنے سے دو منزلیں تمام ہوئیں۔پھر بقیہ سے باقی

ماندہ ثلث لیا گیا علی ہذا القیاس جب تک یہ مذکور مع منزل احدی المزاج اور مختلفۃ المزاج مع احکامھا المختصہ کے نہ جانیں جس کے بغیر بروج کا مثلثۃ الوجوہ ہونا نہیں معلوم ہوسکتا تو آپ "والسماء ذات البروج" اور "والقمر قدرناہُ منازل" اور "ذالک تقدیر العزیز العلیم" کو کیا سمجھیں گے۔ علی ہذا القیاس۔ "و ان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون" کواب مذکوہ یعنی سبع سیارہ میں سے چھوٹے روز والاقمر ہی" و مقدار بسیر الثوابت ستة وثلاثون الف سنة مما تعدون" یوم ذی المعارج باصطلاح قرآن کریم مقدار اس کا پچاس ہزار سال اور یوم اس رب کا مقدار ایک ہزار سال۔ پس ضرب کیا جائے حاصل ضرب ایام کواکب ثابتہ کا بیچ ایام دراری سبعہ کے درمیان مجموعہ جو حاصل ہے بروج اور حاصل ضرب ۳۶۰ فی نفسہ ہے۔ مثلاً اس کا عدد مجموع ۲۷۶۰۰ ہے۔ جس میں عدد ایام کواکب مذکورہ کے ضرب کرنے سے معنی " تقدیر الکواکب " معلوم ہوسکتا ہے۔ بغیر اس کے آپ معنی "ذالک تقدیر العزیز العلیم" ہرگز نہیں سمجھ سکتے۔ صرف ترجمہ دانی اور چیز ہے۔

سوال ۲:۔

" قوله تعالیٰ " فاردت ان اعیبها " اور "فار دنا ان یبد لهما ربهما " افراد اور جمعیت ضمیر کی وجہ تخصص کیا ہے۔ اور نیز قوله تعالیٰ " فاردنا ان یبدلهما ربهما " سے " فاراد ربک ان یبدلهما " یا "فاراد ربهما ان یبدلهما" یا وہی نظر میں مناسب معلوم ہوتا ہے اس قول باری تعالیٰ کو" فاراد ربک ان یبلغا اشدهما" و ایضاً قوله تعالیٰ " انما امره اذا اراد شیأً ان یقول له کن فیکون " میں بدر کی تعقیب وجہ بیان کریں۔" مع ان المحقق انه لا افتتاح القول کما لا افتاح لمعلوم لعلمه تعالیٰ فی حدث الا ظهور المکون لعالم الشهادة بعد ان کانا غیبا فی علمه تعالیٰ "

جواب دہی میں آپ کی قرآن دانی ظاہر ہوجائے گی۔

سوال۳:۔

قال اللّٰہ تعالیٰ "و کل شئ احصیناہ فی امام مبین" "قال الشیخ ابن عربی الطائی قدس سرہ فانہ الحق المبین والصادق الذی لا یمین و بمثل ھذا الخاطر یحکم الزاجر و لھذا یصب ولا یخطی و یمضی مایقول ولا یبطی اذا استبطاء لا زاجر عند السوال فما ھومن اولٰئک الرجال حال السوال ما یحکم بہ المسئول ان وقع منہ الشوانی الی الزمن الثانی فسد حالہ و لم یصدق مقالہ خذلک امر التفق (ولا وفاق مالھا ذلک التحقیق عند العلماء لھذا الطریق والنقث) لا یکون لہ مکث مخلولہ انتقالہ دور ودہ زوالہ ومن ذلک نزول الملک علی الملک لیس الملک الا من خدمہ الملک الملک لا ینزل معلما و انما ینزل حلما فان الرحمٰن علم القرآن انظر الی ھذہ التکملۃ المحمد یۃ تنبیہ لنھد المنزلۃ العلیتہ فاسلک فیھا سواء السبیل ولم تجنم الی تاویل فعرس فی احسن مقیل فی خفض عیش وظل ظلیل الی ان قال ھوا بن الا ما المبین لا بل ابو کائن بائن راجل قاطن استوطن الخیال وافترش الکتاب واستو طاء اللسان بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ فھد الا امام المبین یموی امھات العلوم یبلغ عدد مائۃ الف نوع من العلوم ستۃ و عشرین الف نوع و تسع مائہ نوع قال لوط لو ان لی بکم قوۃ اواوی الی رکن شدید ، فکان عندہ الرکن الشدید ولم یکن یعرفہ فان النبی ﷺقال یرحم اللّٰہ اخی لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولم یعرفہ وعرفتہ عائشۃ و حفصۃ فلو عرفت ایھا المخاطب علم ماکانتا علیہ المعرفت معنی ھذا الآیۃ"

آیت مذکورہ کے متعلق حضرت شیخ صاحب کی تفسیر کا مطلب و نیز دوسری آیت و حدیث کے تحت میں جو لکھا گیا ہے اس کا ماحاصل بیان فرمادیں۔ اور نیز آیت پہلی سے انیس موارد بمعہ نظائر ان کے جو بمقابلہ ہر ایک کے ایک صفت ممکنات کے ہے۔ اور نظائر من القرآن اور نظائر فی التاثیر اور نظائر من النار اور ایک لاکھ انیس ہزار چھ سو علم کا صرف نام ہی بتادیں۔ مگر خیال رہے کہ آپ جیسوں کا تاویلی ڈھکوسلا نہیں ہے، یہ علم الرحمٰن ہے جو بغیر انبیاء و اکمل الاولیاء صلوات اللہ وسلام علیھم و متقدمین ان کے دوسروں کا حصہ نہیں۔

" ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء ، و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین " " اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ، آمین"

آخر میں لکھا ہے (ای صاحبان اب نوردین کو بھی نہ جانے دو) حضرت نوردین تو خود "مذبذبین بین ذلک" کا مصداق ہے۔ اس کی سوانح عمری پر خیال کرنے سے خوب روشن ہوجاتا ہے۔ ایسے آدمی کی اقتدا بے فائدہ ہے۔ دوسرے چونکہ آپ کا شمس من مغرب طلوع ہوکر غروب بھی ہوگیا ہے تو پھر آپ کا نوردین پر ایمان لانا مردود اور دوسروں کو ترغیب دینا بے سود۔

"والسلام علی من اتبع الھدی"

"بر رسولاں بلاغ باشد بس"

خادم العلماء والفقراء فقیر محمد ضیاء الدین سیالوی، اوصلہ الی مراتب الیقین

بتاریخ ۱۳، مارہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ اختتام یافت

اعتراف

ہماری طرف سے حقائق معارف پناہ فضائل و کمالات دستگاہ جناب حضرت پیر صاحب مہر علی شاہ، مسند آراء گولڑہ کافی وشافی جواب ترقیم فرما چکے ہیں۔ اور ان کا بھی اب تک کوئی جواب نہیں۔ فقیر نے بھی جو کچھ لکھا ہے از راہ ہمدردی لکھا ہے اور جہاں کہیں کوئی فقرہ پیر صاحب کی کتاب سے لکھا ہے وہاں نام درج کردیا ہے۔



ضمیمہ

(خلاصہ علامات ظہور مسیح موعود و مہدی معہود مثبتہ باحادیث صحیحہ متواتر بالمعنیٰ)

"قال اللّٰہ تعالیٰ ما اتاکم الرسول فخذوہ وقال النبی ﷺ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو تمہیں رسول عطا فرمائیں اسے لے لو۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم بڑی جماعت کی پیروی کرو جو شخص بڑی جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں گیا۔

خصوصیات زمانہ مسیح

(۱) ان کے زمانہ میں جزیہ نہ لیا جائے گا۔ کیونکہ مال کی مسلمانوں کو کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ مگر یہ چودھویں صدی کے مسیح خود ہی چندہ کے محتاج ہیں۔ کبھی بحیلہ منارہ سازی اور بہ بہانہ تصنیف اور کبھی بہ حجت مسافر نوازی۔

(۲) مسلمان اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا تو زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ملے گا۔ بہت متمول اور تونگر ہوں گے۔ آج دنیا کی تمام اقوام میں سے زیادہ مفلس اور غریب مسلمان ہیں۔ زکوٰۃ دہندگان نہایت ہی قلیل ہیں۔

(۳) باہم بغض اور عداوت جاتی رہے گی۔ سب میں اتحاد اور محبت کا رشتہ مستحکم ہو جائے گا۔

(۴) زہریلے جانور کی زہر جاتی رہے گی۔ وحوش میں سے درندگی نکل جائے گی۔ آدمی کے بچے سانپ اور بچھو سے کھیلیں گے ان کو کچھ ضرر نہ ہوگا۔ بھیڑیا بکری کے ساتھ چرے گا۔

(۵) زمین صلح سے بھر جائے گی۔

(۶) زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل پیدا کر اور اپنی برکت لٹا دے اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور انار کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے۔ دودھ میں برکت ہوگی۔ یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ آدمیوں کے بڑے گروہ کو اور دو گائے کا دودھ ایک برادری کے لوگوں کو اور دودھ والی بکری ایک کنبہ کے شخصوں کو کفایت کرے گی۔

(۷) گھوڑے سستے بکیں گے۔ کیونکہ لڑائی نہ رہے گی۔ بیل گراں قیمت ہو جائیں گے، کیونکہ تمام زمین کاشت کی جائے گی۔

(۸) خداوند تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام دینوں کو محو کر دے گا۔ صرف دین اسلام باقی رہے گا اور اسلام کی ایسی رونق ہوگی کہ تمام دنیا اور دنیا بھر کے مال و متاع سے ایک سجدہ کرنا اچھا معلوم ہوگا۔

سیرت مسیح

(۱) عیسیٰ علیہ السلام جامع دمشق میں مسلمانوں کے ساتھ نماز عصر پڑھیں گے۔
پھر اہل دمشق کو ساتھ لے کر طلب دجال میں نہایت سکینہ سے چلیں گے۔ زمین ان کے لئے سمٹ جائے گی ان کی نظر قلعوں کے اندر اور گاؤں کے اندر تک اثر کر جائے گی۔

(۲) جس کافر کو ان کی سانس کا اثر پہنچے گا وہ فوراً مر جائے گا۔

(۳) یہ بیت المقدس کو بند پا دیں گے۔ دجال نے اس کا محاصرہ کر لیا ہوگا۔ اور اس وقت نماز صبح کا وقت ہوگا۔

(۴) ان کے وقت میں یاجوج ماجوج خروج کریں گے۔ تمام خشکی و تری پر پھیل جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں گے۔

(۵) وہ دین اسلام کے لئے لوگوں سے جنگ و قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔

(۶) دجال کو باب لُد پر قتل کریں گے ۔ اس کا خون اپنے نیزہ پر لوگوں کو دکھلا دیں گے۔

(۷) اگر وہ پتھریلی زمین کو کہہ دے کہ تو شہد بن کر روانہ ہو تو وہ اسی وقت شہد بن جائے گی۔

(۸) زمین پر چالیس پینتالیس سال تک قیام فرمائیں گے۔

(۹) روضہ مقدس حضرت ﷺ میں مدفون ہوں گے۔

حلیہ عیسیٰ علیہ السلام

قد درمیانہ، رنگ سرخ وسپید، لباس زردی مائل، ان کے سر سے باوجود تر نہ کرنے کے، پانی کے قطرے موتیوں کے دانہ کی مثل ٹپکتے ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے، میں شب معراج ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام سے ملا، قیامت کے بارہ میں گفتگو ہونے لگی۔ اس کا فیصلہ حضرت ابراہیم کے سپرد ہوا۔ انہوں نے کہا مجھے اس کی کچھ خبر نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ پر اس کا تصفیہ رکھا گیا انہوں نے کہا قیامت کے آنے کی خبر تو خداتعالیٰ کے سوا کسی کو بھی نہیں۔ ہاں خداوندتعالیٰ نے میرے ساتھ یہ عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے دجال نکلے گا میرے ہاتھ میں شمشیر برندہ ہوگی جب وہ مجھے دیکھے گا تو پگھلنے لگے گا۔ جیسے رنگ پگھل جاتا ہے۔ یہ حدیث مسند امہر میں ہے۔ اب مرزائی جماعت سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا شب معراج میں اس معاہدہ کے بیان کرنے والے مرزا جی ہی تھے۔ اور اگر عیسیٰ بن مریم نے نزول بروزی بصورت قادیانی سے خبر دی تو آنحضرت ﷺ نے اپنے نزول بروزی بصورت قادیانی سے خبر نہیں دی۔ چنانچہ آپ کا مرغوم ہی کیوں نہ خبر دے۔ ناظرین ذرا غور وانصاف فرمائیں کہ انصاف خیر الاوصاف ہے۔ لیکن بیت

کسے بدیدۂ انکار گر نگاہ کند — نشان صورت یوسف وبدن باخوبی
اگر بچشم ارادت نظر کند ردیو — فرشتہ اش نماید بچشم محبوبی

علاماتِ ظہورِ مہدی

(۱) دار قطنی میں محمد بن علی سے مروی ہے کہ مہدی معہود کے ظہور کے لئے دوایسی علامتیں ہیں جو ابتدا پیدائش آسمان و زمین سے کبھی واقعہ نہیں ہوئیں۔ وہ یہ ہیں کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا۔ اور نصف رمضان میں کسوف آفتاب ہوگا۔ حدیث " ان لـلـمهدى آيتان لم تكونا منذ خلق السمٰوات والارض ينخسف القمر في اول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس في نصف منه " اور جو ۱۳۱۱ھ میں رمضان شریف میں چاند گرہن وسورج گرہن ہوا تھا وہ ان تاریخوں کے موافق نہ ہوئے تھے۔ جیسا کہ ان کے سنہ کی جنتریوں میں موجود ہے۔ اس لئے وہ قادیانی صاحب کے مہدی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

(۲) قریب ظہور امام مہدی کے دریائے فرات کھل جائے گا۔ اور اس میں سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔

(۳) آسمان سے ندا ہوگی" الا ان الحق في آل محمد "(اے لوگو حق آل محمد ﷺ میں ہے)

شناخت مہدی کی علامت

(۱) ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا کرتا اور تلوار اور علم ہوں گے ۔ یہ نشان بعد آنحضرت ﷺ کے کبھی نہ نکلا ہوگا اس پر لکھا ہوا ہوگا۔" البيعة لله ، بیعت اللہ ہی کے واسطے ہے"

(۲) امام مہدی کے سر پر ایک بادل سایہ کرے گا۔ اس میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا۔ " هذا المهدى خليفة الله "

(یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے، اس کی اتباع کرو)

(۳) ایک سوکھی شاخ زمین میں لگا دیں گے تو ہری ہو جائے گی۔ اور اسی وقت

برگ وبار لائے گی۔

(۴) کعبہ کے خزانہ کو نکال کر تقسیم کردیں گے۔

(۵) دریا ان کے لئے یوں پھٹ جائے گا جیسا کہ بنی اسرائیل کے لئے پھٹ گیا تھا۔

(۶) ان کے پاس تابوت سکینہ ہوگا جسے دیکھ کر یہود ایمان لائیں گے۔

(۷) امام مہدی اہل بیت نبوی سے ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے "المهدی من عترتی من ولد فاطمة" اور اس کا نام محمد اور اس کے والد کے نام عبداللہ ہوگا۔ جیسا کہ حدیث ابوداؤد میں ہے۔ قادیانی صاحب نے اپنے اشتہار میں لکھا ہے کہ مہدی موعود کے فاطمی ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ صاحب! ضرورت تو اس لئے ہوئی کہ مخبر صادق ا نے خبر دی ہے آپ فرمایئے مغل بچہ ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

(۸) ان کا مولد مدینہ طیبہ ہے۔ (رواہ ابونعیم عن علی کرم اللہ وجہہ ۱۲)

(۹) مہاجر یعنی ان کے ہجرت کی جگہ بیت المقدس ہوگی۔

(۱۰) حلیہ ان کا گندم گون رنگ، کم گوشت، میانہ قد، کشادہ پیشانی، بلند بینی، کمان ابرو، دونوں ابرو میں فرق، سیاہ چشم سرگیں، دانت سفید روشن اور جدا جدا، داہنے رخسار پر خال سیاہ چہرہ نورانی ایسا روشن جیسا کہ کوکب دری ریش پر انبوہ کشادہ، ران عربی وضع، اسرائیلی بدن، زبان میں لکنت، جب بات کرنے میں دیر ہوگی تو ران پر ہاتھ ماریں گے۔ کف دست میں نبی ﷺ کی نشانی ہوگی۔ یہ سب احادیث صحیحہ سے لئے گئے ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہو کہ، یہ پیشین گوئی اور ایسی ہی مسیح موعود اور دجال شخصی کی ان سب میں جو آنحضرت ﷺ نے مفصل طور پر حلیہ کا بیان فرمایا ہے۔ جس میں کسی قسم کا اشتباہ نہ ہو۔ گویا یہ پیشین گوئی در پیشین گوئی ہے۔ یعنی غلام احمد قادیانی یا امثال اس کے مسیح موعود یا مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کریں گے اور بالخصوص غلام احمد قادیانی دجال شخصی کا منکر ہوگا۔ گویا آپ نے پہلے ہی مفصل حلیہ بیان فرمانے سے ان کی تکذیب پر علامات بیان فرمادی ہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر

ایسے ایسے خلل اندازوں کا آنحضرت ﷺ کو علم اور اندیشہ نہ ہوتا تو بیان میں اتنے اہتمام کی کیا ضرورت تھی۔ضرورت کی وجہ تو یہی ہے کہ یہ مدعیان امت مرحومہ کو دھوکہ نہ دے سکیں۔

فسبحان من جعلہ ﷺ ، " حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم " اپنی کمال خیر خواہی سے یہ بیان تفصیلی فرمایا ہے۔" ھذا ھو الحق فما ذا بعد الحق الا الضلال والھادی ھو اللہ المتعال " پس چونکہ علامات مذکورہ بالا جو احایث صحیحہ متواترہ بالمعنی سے ثابت ہیں۔اب تک ظہور میں نہیں آئیں۔تو بنا بریں قادیانی کا دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا باطل صریح اور افترا محض ہے۔اہل اسلام کو آیہ کریمہ " ما اتا کم الرسول " کو مدنظر رکھ کر اس کے دھوکہ سے بچنا ضروری ہے۔

قال اللہ تعالیٰ" ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المؤ منین نولہ ما تولیٰ و نصلہ جھنم و سآء ت مصیراً " (پ۵)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس کا کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں اور کیا بری پلٹنے کی جگہ ہے۔

پس اس آیت سے صاف ظاہر ہوا کہ جو شخص دیدہ دانستہ احادیث صحیحہ نبویہ و اجماع امت مرحومہ کے عمل و اعتقاد میں مخالفت کرے۔تو اس کے لئے حکم ارتداد و کفر ہے۔(نعوذ باللہ منھا) اگر کسی شخص کو زیادہ تر تحقیق کی خواہش ہو تو کتاب سیف چشتیائی مصنفہ راس المحققین و رئیس المدققین پر صاحب گولڑوی مطالعہ کریں۔تا کہ قادیانی کی دھوکہ بازی اور مکر سازی پر پوری پوری اطلاع پاویں۔

"وما علینا الا البلاغ " واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم "

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ وتنقید

ازاحقر العباد خاکپائے خدام درگاہ سیالوی غلام دستگیر بیخود

دیشب بصحن گلشن از ناز خفتہ بودم

پرواز رنگ گلہا بیدار کرد مارا

حضرات صوفیہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا مقصد اعلیٰ جھگڑوں اور بکھیڑوں سے کلیۃ الگ تھلگ رہنا اور اپنی پاک زندگی عبادت ومعرفت میں بسر کردینا، اور تشنگان جام وصال کو حقیقی زندگی کے چشمہ انوار تجلیات گونا گوں پر پہنچا دینا رہا ہے۔ اور چونکہ قریب قریب ہر ایک زمانہ میں مفسدہ پرواز اور مدعی لوگ خیالات فاسدہ کا دام بچھا کر خلق خدا کو گمراہ کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ان عاشقان لقائے محبوبی کا یہ ایک فرض ہوتا رہا ہے کہ، کتاب وسنت سے ان کے افترا کا شافی جواب دیا جائے اور اہل ونا اہل کو جہاں تک ممکن ہو سکے ان کی پیروی سے بچایا جائے۔ گویا یہ لوگ ایک طرح سے " انا له لحافظون "کی صفات کے نیچے کام کر کے اس فرض کو بخوبی سرانجام فرماتے رہے ہیں۔ مگر کفر وشرک وبدعت والحاد کا ابر غلیظ کسی حد تک ضرور دنیا داروں کی شامت اعمال بن کران کے پیچھے لگا ہی رہتا ہے۔ اور وہ " صم بکم عمی " ہوکر اس سایہ میں پناہ ڈھونڈتے رہتے ہیں۔

ہمارا یہ زمانہ بہ سبب بعید ہونے زمانہ خاتم النبیین ﷺ (روحی فداہ) کے ہر ایک قسم کی رخنہ اندازیوں اور فتنہ پردازیوں سے پرآشوب ہورہا ہے۔ اور لوگ کتاب وسنت اور اتباع سلف صالحین کو چھوڑ کر اور " تبتل اليه تبتيلا "کے احکام کو نظر انداز کر کے اپنے قیاسات کو رہنما بنا کر ظلمت وعصیان کی منجدھار میں پڑے بے دینی کی لہروں کے تھپیڑے کھارہے ہیں۔ مگر اپنی لن ترانیوں کو نہیں چھوڑتے۔ انگریزی خواں اصحاب ضرور مجھ سے ناراض ہوجائیں گے مگر میں اعلانیہ کہتا ہوں کہ ان میں زیادہ تر کی زندگی کا یہ مقصد ہورہا ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے سود کے جواز کا فتوی

حاصل کیا جائے اور غریب قوم کو دولت مند بنایا جائے۔ جائز مسائل سے یا ناجائز سے اور یہاں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لاہور کے ایک مفتی صاحب ان کی اس صدا پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ بلکہ اس سود کے جواز کا فتوی جو ہر ایک قسم کی برائیوں کا مجموعہ، رشتہ اتحاد و الفت کا توڑنے والا، کمینہ اور ناجائز خواہشات کو ترقی دینے والا اور دوسروں کی کمزوری اور ضرورت سے فائدہ اٹھانے والا ہے، روز روشن میں دے رہے ہیں۔

ایں کار از تو آید و...... چنیں کنند

یہ لوگ کہتے ہیں کہ بغیر سود کے گزارہ نہیں اور یہ ایسا ہی قول ہے کہ جیسے کوئی کہے اور کہے کیا بلکہ بہت سے حجت باز بڑے زور سے کہا کرتے ہیں کہ فی زمانہ جھوٹ سے پرہیز ممکن نہیں۔ حضرت! یہ تر لقمہ کو چھوڑنے والی بات ہے۔ "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" آہ حجت بازیوں اور حرص و ہوا کو کون چھوڑے، وہی جن کو خوف خدا اور رسول ہو۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی لیکن
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

کچھ عرصہ ہوا کہ میرے ایک مہربان جو (بی۔اے) کی سند یافتہ ہیں اور علوم دینی سے کما حقہ واقفیت کا دعویٰ کیا کرتے ہیں۔ اسی سود بے سود کی نسبت مجھ سے کہنے لگے کہ علماء دین کا جواب اس بارے میں صرف احادیث کا پیش کر دینا ہے اور وہ زمانہ کے حالات پر نظر نہیں ڈالتے اور صرف احادیث سے ہمیں تسلی نہیں ہو سکتی۔ (نعوذ باللہ من ذالک الایمان) میں نے کہا ہاں احادیث سے بے ایمانوں کی تسلی کیسے ہو سکتی ہے؟ آپ بجا فرماتے ہیں " اللّٰھم زد فزد " شکایت بے مصرف گلہ وشکوہ بے جا دلائل بے مدعا اور لکھنا اور کہنا اور سننا بے حصول۔

ہم تو کہنے کو حال دل کہہ دیں
سننے والا نظر نہیں آتا

خیر ہم بھی بمصداق:

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

ان کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑیں گے اور کیا عجب ہے کہ کوئی اصلاح پزیر دل اس سے متاثر ہو جائے اور یہی وجہ ہے کہ، ضیاء الکاملین وانوار شمس العارفین دین پناہ حضرت حافظ محمد ضیاء الدین فیض عالم و عالمیان متع اللہ المسلمین بطول بقاءہ ولقاۂ کو چارو ناچار بجواب رسالہ بلوچ خاں مرزائی قلم اٹھانا پڑا۔ تا کہ جہلا کو اس کے دام تزویر سے بچایا جائے۔ حضور نے جن کا ہر ایک لمحہ خلق خدا کی دستگیری میں گزرتا ہے۔ اور جو مشکوک واوہام کے ازالہ کیلئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ منشی کو پاس بٹھا کر دو روز میں یہ رسالہ ختم کر دیا اور احقر کو اشاعت کے لئے سپرد کر دیا۔ مگر بندہ عاجز ایک ماہ کامل غافل رہا امید کہ حضور حلقہ بگوش کی طبعی کمزوریوں کو پیش نظر فرما کر اس گستاخانہ دلیری کو معاف فرمائیں گے۔

گل ہیں تو تمہارے ہیں وگرنہ خار تمہارے

اور مسٹر بلوچ خاں کی خدمت میں تو یہی عرض کافی ہے۔

اگر. دیر آمدم شیر آمدم شیر

حضور ضیاء العارفین نے کتاب وسنت سے صاف صاف الفاظ میں کہ ہر ایک کی آنکھ میں بآسانی آسکیں۔ اور نیز دلائل قاطعہ و براہان ساطعہ سے بخوبی واضح فرمادیا ہے کہ، مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی زماں ہرگز نہیں تھے۔ اب ان صاف اور روشن استدلال کو ماننا اور ضد کو چھوڑ کر عقائد صحیحہ کی طرف رجوع کرنا قلب سلیم کا کام ہے۔ مگر مجھے ہرگز امید نہیں کہ یہ لوگ تعصب کو چھوڑ دیں گے یا کم از کم حضرت ممدوح کی تحریر کو پڑھیں گے۔ ان کو سیف چشتیائی سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ یعنی بقول شریف حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب متع المسلمین بطول بقائیہ۔" میں نے فیوضات مدینہ آپ کے سامنے پیش کئے ان سے آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوا جواب فتوحات مکی

سے ہوگا۔" (مولوی نورالدین صاحب نے پیر صاحب ممدوح کی خدمت بابرکت میں لکھا تھا کہ آپ فتوحات مکی کے بڑے عالم ہیں مگر آپ نے اپنی تصنیف میں ان خیالات کو پیش نہیں کیا۔ چنانچہ اس کے جواب میں پیر صاحب کی جانب سے مذکورہ بالا فقرہ مرقوم ہوا تھا) نہ سمجھتے ہیں نہ غور کرتے ہیں نہ کچھ سوچتے ہیں۔ دوراز قیاس تاویلات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ الفاظ کے ظاہری معانی کو چھوڑ دینے کا تو صاف مطلب یہ ہے کہ جہلا اور کم فہم لوگوں کو تعلیم سے بالکل الگ کردیا جائے۔ اور "فاتوا بسورة من مثله" کے ایک رخ کو چھوڑ دیا جائے۔ تاویلات (اور وہ بھی سلف صالحین کے اقوال کے ہرگز منافی نہ ہوں) وہ تو اہل باطن کا حصہ ہے اور اہل ظواہر (جن کی نظر کمالات روحانیہ تک نہیں پہنچ سکتی) کے خیال خام و پیچیدگیوں کی طرف مائل کرنا فاش غلطی ہے۔ بھلا خیال تو کیجئے کہ تابعین، تبع تابعین علمائے عظام اور صوفیائے کرام (جو اہل زبان اور صرف ونحو واصول ومنقول سے بخوبی واقف تھے) سے تفاسیر کے بیان کرنے میں قصور ہوا اور چودھویں صدی میں پنجاب میں پیدا ہوئے۔ انہیں پر کمالات باطنیہ اور حقائق ومعارف کا دروازہ کھلا اور وہ سب کے سب اندھیرے میں تیر چلاتے رہے۔ اور معانی کو بالکل نہ سمجھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مارنے کا کام ان ہی کے سپرد ہوا۔ غور کیجئے! کہ بقول مرزا صاحب "جو لوگ مر جاتے ہیں وہ اس زمین پر پھر ہرگز واپس نہیں آتے" حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرکر کیوں واپس آئے؟ قبر تو ان کی ہو کشمیر میں (یہ مرزا صاحب کا قول ہے) اور اٹھ کر حلول کر آئیں۔ مرزا صاحب قادیانی میں (مبعوث تو ہوئے اور جگہ کے لئے اور لوگوں کے لئے اور قوم کی جفاؤں سے تنگ آکر بھاگ آئے کشمیر میں۔ شاید اس لئے موسم گرما میں ان کی امت شملہ جاکر آرام کرتی ہے۔) حضرت یہ تو فرمایئے کہ مرزا صاحب مسیح موعود تھے۔ کن معنوں میں؟ کیا یہ وہی ابن مریم تھے، جو بقول آپ کے کشمیر میں مدفون تھے اور وہاں سے اٹھ کر چلے آئے ہیں۔ یا ان کی روح ان میں حلول کر آئی۔ آپ کہتے ہیں کہ مثیل مسیح تھے۔ چہ خوش، مثل ہونے سے آپ کی کیا مراد اور اس کے کیا معنے؟ اس پر طرہ یہ کہ مہدی بھی تھے اور کرشن تھی۔ یک نشد دو شد بلکہ سہ شد!!! میں پوچھتا ہوں

کہ رام چندر جی اور گوتم بدھ کیوں نہ ہوئے؟

حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف لا کر پھر وفات پا گئے۔لیکن کفر وشرک اسی طرح باقی رہا۔ اور دجال اور اس کی ریلیں اب تک چلتی ہیں۔اور شاید قیامت تک اسی طرح چلتی رہیں۔ بلکہ اس گدھے میں کئی قسم کی نئی سے نئی ترقیاں ہوتی رہیں گی۔مگر دجال کا قلع وقمع کرنے والے دجال کو اسی طرح چھوڑ کر چلے گئے۔اور اب سر و پا کی ہوش نہیں شاید حضرت عیسیٰ پھر تیسری بار تشریف لائیں۔ اور اب دیکھیئے کس کی قسمت کھلتی ہے۔مولوی صاحب تو اس نعمت سے محروم رہے جاتے ہیں۔

اب لیجئے الہامات کو جو آسماں کے ستاروں سے بھی زیادہ منجانب مرزا صاحب شائع ہوئے۔جہاں کوئی مخالف پیدا ہوا۔الہام کی ڈگری اٹھائی اور اس کے سر پر دے ماری۔نہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی اور جہاں کہیں کوئی الہام غلط نکلا اور اکثر الہام آپ کے غلط ثابت ہوتے رہے،تو بعد ازاں اس کے معنوں میں تبدل کر دیا گیا۔تعجب ہے کہ جو پیشین گوئیاں انسان اپنی طرف سے شائع کرے اس میں بھی تاویلات کی گنجائش رہے۔کیا الہامات شخصے کے نہ ماننے والا کافر قرار دیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں اور پھر رحمانی اور شیطانی الہاموں کا فیصلہ کون کرے۔صرف کتاب وسنت اور اجماع امت یا جو خواب بن کر کسی کی آنکھوں میں سما جائے۔جہاں کہیں کوئی آفت سماوی یا ارضی واقع ہوئی جھٹ الہام کا فتیلہ داغ دیا۔یعنی بلی کے بھاگوں بنکا ٹوٹا۔کوئی تو رحمۃ للعالمین بن کر دنیا میں تشریف لائے اور اغیار کے لئے بد دعا تک نہ کرے اور کوئی دن میں کئی کئی بار لوگوں کے لئے بد دعا کرے اور ان پر موت کا فتویٰ صادر کرے اور عورتوں کی طرح (وہ بھی جب آپس میں لڑتی ہیں تو ایک دوسری سے کہہ دیتی ہے۔ اللہ کرے تو مر جائے۔تیرے بچے مر جائیں) جھٹ تو تو ،میں میں' میں اتر کر مد مقابل کو ایک کی جگہ ہزار سنائے۔

بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

آپ زلزلے ساتھ لیکر نکلے تھے اور اچھا ہوا کہ آپ تشریف لے گئے۔اور زلزلوں کو بھی ساتھ لے گئے اور اگر اب آئندہ کوئی زلزلہ آیا تو ہم تو یہی سمجھیں گے کہ یہ بھی انہیں میں سے کسی کی تازہ تر

عنایات کا ثمرہ ہے۔ نعوذ باللہ من قولی۔''

کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

اب لیجئے! آپ کی زبان کو دعویٰ تو تھا حضرت کو نبوت کا مگر زبان دانی میں آپ تھے'' انا افصح العرب والعجم'' کے بالکل خلاف۔ نمونہ ملاحظہ ہو اور جن الفاظ پر خط کھینچے گئے ہیں ان کی خوبی اور سلاست دیکھئے۔

ایک اشتہار میں آپ لکھتے ہیں کہ'' خاص کر پیسہ اخبار کے اڈیٹر نے اس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ لیا۔ (ٹھٹھہ یا مٹھائی)

ایک جگہ لکھتے ہیں۔'' ممکن نہیں کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں۔۔۔اس پر مضبوط پنجے مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔'' (مضبوط پنجے کس پر مار کر اور پنجہ کس کا؟ پنجے کو خوب شکنجے میں کھینچا ہے۔) شاعری میں بھی (اگر چہ ہے یہ بھی پیغمبروں کی سنت کے خلاف) آپ نے کمال دکھایا ہے۔ حضرت! الہاموں کا تو گذارہ ہو سکتا ہے مگر شاعری کے بازار میں کھوٹی ٹکسال کا کھوٹا سکہ ہرگز نہیں چلتا۔ اور شعر کہنا کوئی خالہ جان کا گھر نہیں۔

پہلے دل گداختہ پیدا کرے کوئی

سونے والو جاگو جو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیِ حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیرو زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرراہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

(نثر ہی میں لکھ دیتے تو اچھا ہوتا مگر یہ نظمیہ نثر ہے۔ داغ اور میر کی روح صدمہ پہنچانے والی۔)

یہ مشتے نمونہ میں نے پیش کیا ہے۔ ناظرین باقی خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ حضرت خدا کی توحید

ثابت ہو چکی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین ہو چکے۔ (خاتم کے معنی آپ کرتے ہیں ،مہر لگانے والا۔ یہی سہی مگر مہر تو کسی چیز کو بند کرنے کے بعد اس پہ لگائی جاتی ہے۔ آپ کے وضع کردہ معنی کہ مہر لگا کر دوسروں کو بھیجنا ہرگز نہیں ہو سکتے) آئندہ کے لئے باب نبوت بند کر دیا گیا۔ دیکھو!" الیوم اکملت لکم دینکم " دین اسلام عین مکمل ہو چکا۔ (اگر مکمل نہیں ہوا تو قادیانی صاحب اسے مکمل نہیں کر سکتے۔ یعنی آئندہ اور نبیوں کی بھی ضرورت رہے گی) یہ پیالہ مئے عرفان سے ایسا لبریز ہوا کہ ایک قطرہ کی بھی گنجائش نہ رہی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کل معارف وحقائق کو بخوبی واضح فرما گئے۔

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہ ہر مفہوم شرک
بزم را روشن زنور شمع ایماں کردہ

اے کہ صد طور است پیدا از نشان پائے تو
خاک یثرب را تجلی گاہ عرفان کردہ

اے کہ ہم نام خدا باب دیار علم تو
امیّ بودی و حکمت را نمایاں کردہ

بے عمل را لطف تو لا تقنطو آموز گشت
بسکہ دابر ہر کسے باب دبستاں کردہ

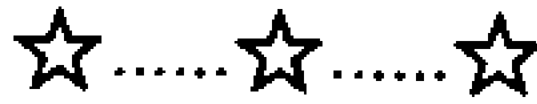
دین میں نئی باتیں نکالنے والے (جو منافی عقائد اجماع امت ہوں) بدعتی کے نام سے منسوب ہوئے۔ اب آپ کے الہاموں کی کیا ضرورت۔ کیا آپ کے الہام ضرورت وحی کو پہلو میں لئے ہوئے ہیں؟ کیا بزرگان دین نے الہاموں کو اس طرح شائع کیا ہے۔ اور عوام الناس پر ان کے ذریعہ سے حجت کو روا رکھا ہے۔ اس طرح تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے کہ مجھے بھی الہام ہوتا ہے۔ اور ہر کوئی دعویٰ کر سکتا ہے۔ پھر آپ کس کس کو مانیں گے۔ وہ بھی اپنی جداگانہ تاویلیں کریں گے۔ مگر فیصلہ کون کرے گا؟ آپ نہیں اور ہم نہیں صرف کتاب وسنت اور اجماع امت۔

ہزار نکتہ باریک تر زمو اینجا ست نہ ہر کہ علم بداند پیغمبری دارد

اور پھر اب تو یہ عیسیٰ مر گئے۔ اب کیوں اتنا کھڑاک ہے؟ میں نے نہایت مختصر سا لکھ دیا ہے اور اب التجا ہے کہ آپ لوگ حضرت صاحب سیالوی ادام اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ کو ہی مان لیں تو بڑی بات ہے۔

"واللہ یهدی من یشاء الیٰ صراط المستقیم"

خاکسار غلام دستگیر خاں بیخود



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام درروشنی شرع متین اندریں مسئلہ کہ ایک شخص (زید) کہتا ہے کہ قادیانی مرتد ہیں اوران کی اولاد اہل کتاب۔ جبکہ دوسرا شخص (بکر) کہتا ہے کہ قادیانی ملحد وزندیق ہیں اوران کی اولاد دراولاد بھی مرتد وزندیق ہے۔ مرتد اس شخص کو کہتے ہیں جو کہ مذہب اسلام کو چھوڑ کر کسی اور مذہب میں داخل ہو جائے۔ اور زندیق اس شخص کو کہتے ہیں جو کہ مذہب اسلام میں داخل نہ ہو۔ عقائد کفریہ رکھا ہو، دعویٰ اسلام کا کرتا ہوا اپنے عقائد کفریہ کو اسلام سمجھتا اور بتلاتا ہو جیسا کہ حضرت مولانا علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری کفار الملحدین میں فتاوی شامی ج ۳ ص ۴۰۹، ۴۱۰ سے نقل کیا ہے کہ "زندیق اپنے کفر پر اسلام کا ملمع کرتا ہے اور فاسد عقائد کو ایسی صورت میں پیش کرتا ہے اور رواج دیتا ہے کہ وہ سرسری نظر میں صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ "

(اذار الملحدین مترجم ۹۱ مطبوعہ مکتبہ لدھیانوی کراچی)

اور قادیانی متعدد عقائد باطلہ کی وجہ سے متفقہ طور پر زندیق ہیں۔ لہذا ان کی اولاد چاہے ان کی نسلیں ہی کیوں نہ بدل جائیں سب زندیق ہیں۔ ان کو اہل کتاب کہنا صحیح نہیں۔

براہ کرم!

قرآن وسنت کی روشنی میں مکمل ومدلل وضاحت فرمائیں کہ نسلی قادیانی زندیق ہیں یا اہل کتاب؟ قادیانیوں کے ساتھ شرعی معاملات مثلاً نکاح اور ذبیحہ وغیرہ میں زندیقوں سا معاملہ کریں گے یا اہل کتاب والا؟ بینوا توجروا۔ والسلام

عبدالستار حیدری احمد پوری،

حضوری باغ روڈ، ملتان پاکستان۔

باسمہ سبحانہ عم امتنانہ

الجواب وھو الموافق للصواب

مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداس پور نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔جس وقت سے اس نے یہ دعویٰ کیا ہے اس کے بعد اس دعویٰ پر قائم رہا ہے اس کی تمام کتابوں میں بالصراحت موجود ہے۔نبوت اور نزول وحی کا مدعی ہے حتیٰ کہ وہ اور اس کے تمام پیرو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے قادیان اور ربوہ کو فوقیت دیتے ہیں۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ،اس کے پیروکار اسے نبی مانتے ہیں۔اور جو شخص اس کو نبی نہ مانے اس کو کافر یقین کرتے ہیں۔حضور اقدس محبوب کبریا جناب حضرت رحمت للعالمین ﷺ کے بعد کسی شخص کا دعویٰ نبوت قطعی ارتداد اور کفر کو مستلزم ہے تا قیام قیامت یہی حکم ہے کذاب یمامہ،مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی دونوں کے دعویٰ کے بارے میں خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہی فیصلہ ہوا سپر اجماع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور یہی حکم اہل اسلام میں تا قیام قیامت جاری وساری رہے گا۔یہی عقیدہ شرط ایمان ہے اور حضور اقدس آخری نبی ﷺ ہیں۔اور حضور انور ﷺ کی امت آخری امت ہے اور اس کا منکر کافر اور مرتد ہے۔علاوہ ازیں مرزا غلام احمد قادیانی جہاد کا منکر ہے۔وہ اپنی کتابوں میں لکھتا ہے کہ جہاد منسوخ ہو چکا ہے۔اور جہاد ایک خونی مذہب ہے جس کو مٹانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اور یہ کہ:

چھوڑ دو اب دوستو جہاد کا خیال
حرام ہے دین کے لئے لڑنا اور قتال

(درثمین،مصنفہ مرزا)

اب علاوہ اس کے کہ جہاد فی سبیل اللہ اسلام میں صرف یہی مفہوم رکھتا ہے کہ دشمنان اسلام کے خلاف مدافعانہ جنگ کیا جاوے اور اسلام کے خلاف ان کے ناپاک عزائم کو مٹایا جاوے اور ان کے حوصلے پست کئے جاویں جیسا کہ شروع سے لیکر آج تک اسی صورت میں اور اسی مقصد کے تحت جہاد ہوتے رہے جو اولین شعائر اسلامیہ میں شمار ہوا اور اسی کی بدولت مسلمانوں کو امن و

سکون کے ساتھ عبادات الٰہیہ نصیب ہوئیں اور دشمنوں کے خوف سے مسلمان محفوظ رہے تو اسی جہاد کو منسوخ کرنے کے لئے مرزا جی کو نبوت کے دعویٰ پر آمادہ کیا گیا تا کہ ۱۸۵۷ء کے بعد حکومت انگریزی کے خلاف مسلمان جہاد کرنا حرام اور ناجائز ہونے کا عقیدہ بنا لیں۔ ابن عساکر اور کنز العمال حدیث شریف کی معتبر کتابوں میں صحیح حدیث موجود ہے کہ ''مشرق کی طرف سے ایک فرقہ نکلے گا جو یہ کہے گا کہ جہاد حرام ہے خبردار وہ فرقہ جہنم کا ایندھن ہوگا'' جہاد تو آسمان سے جب تک بارش برستی رہے گی اور زمین انگوریاں اگاتی رہے گی مسلمانوں کے لئے سرسبز و شاداب میٹھا اور باعث برکت رہے گا۔

" لا یزال الجهاد حلوا احضرا مامطرت السماء وانبت الارض سنیشا نشو من قبل المشرق یقولون لا جهاد ولا رباط اولئک لهم وقود النار رباط یوم فی سبیل الله خیر من عتق الف رقبة بل و صد قة اهل الا رض جمیعا "

(کنز العمال جلد ۲ صفحه ۲۶۳ کتاب الجهاد فی باب الرباط)

اب فرمان اقدس کے مطابق منکر جہاد کو جہنم کا ایندھن یعنی کافر یقین کرنا فرض ہے تو اسلام سے خارج فرقہ بہر صورت مسلمانوں سے الگ ہے اور مرتد کی سزا بے شک قتل ہے۔ مگر یہ سزا صرف حاکم ہی دینے کا مجاز ہے۔ افراد رعیت کو نہیں کہ وہ از خود حدود اور تعزیرات قائم کرتے رہیں۔ حدود اور تعزیرات حکومت ہی کے اختیار میں ہے اور غیر مسلم لوگوں کو اسلامی ملک میں رہائش کے قوانین موجود ہیں۔ اب مندرجہ بالا سوال کہ یہ زندیق ہیں یا مرتد، کافر ہیں یا اہل کتاب ہیں۔ سراسر الجھن میں ڈالنا ہے۔ جس میں کلام تطویل لا حاصل ہے۔ پھر ان کی اولاد کے متعلق سوال سراسر فضول ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم

غلام احمد عفی عنہ

مدرس دار العلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف ضلع سرگودہا۔

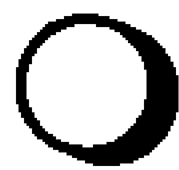
۲۰۰۴/۷/۳ء

اطلاع

- فوز المقال فی خلفائے پیر سیال (مختلف جلدیں)
- انوارِ قمریہ (مکمل ۳ مجلدات)
- مذہبِ شیعہ
- معیار المسیح اور دیگر

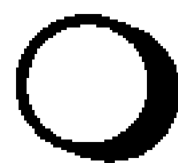
مطبوعاتِ انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ

حاصل کرنے کے لئے رابطہ فرمائیں۔



ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز انفال سینٹر، اُردو بازار، کراچی۔



﴿انصاف پسند قارئین﴾

آستانہ عالیہ سیال شریف کے متوسلین

شیخ الاسلام والمسلمین کے مریدین

کی

﴿اطلاع کے لئے!﴾

شیخ الاسلام، خواجۂ خواجگان، علامہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی علیہ رحمۃ الباری

کی

تالیفِ لطیف

"مذہبِ شیعہ"

کمپیوٹر کمپوزنگ، سفید کاغذ، سادہ مگر دلربا ٹائیٹل اور مناسب قیمت

پر درج ذیل پتہ سے حاصل کریں۔

مکتبہ قمرالاسلام : دارالعلوم قمرالاسلام، سلیمانیہ، پنجاب کالونی

فون : 5376884-5376793 فیکس : 5830837